www.novelsclubb.com
عباد الرحمٰن
از نور عارف

السلام علیکم

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔ تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

عباد الرحمٰن

از نور عارف

عباد الرحمٰن

قسط نمبر 6

از قلم

نور عارف

www.novelsclubb.com

باب نمبر 6

کبھی کسی نے دل ٹوٹنے کی آواز سنی ہے؟

سالانہ امتحانات کے بعد ایک دم سے فرصت ہی فرصت ہو گئی تھی۔ پندرہ دن کیسے گزرے پتہ ہی نہیں چلا۔ وہ اس وقت بالکونی میں بیٹھی پر سکون دانہ چگتی چڑیوں کو دیکھ رہی تھی۔ دھیمی دھیمی سی ہوا اسکے بالوں کو لٹوں کی صورت میں بار بار اسکے چہرے پر لا رہی تھی اور وہ مسکراتے ہوئے چمکتی آنکھیں لیے اپنی انگلیوں کے پوروں سے انہیں چہرے سے ہٹاتی۔ اس پر آج الگ ہی سرشاری طاری تھی۔ بے مقصد ہی مسکرائے جا رہی تھی۔ آسمان، بادل، چہچہاتی چڑیاں، خنکی لیے ہوئی ٹھنڈی ہوائیں ہر ہر شے آج اسے سرشار کر رہی تھی۔ سورج ابھی آسمان پر مکمل نمودار نہیں ہوا تھا۔ امتحانات کی وجہ سے اس کی روٹین بالکل بدل گئی تھی اسے امتحانات کے دنوں میں رات عشاء کے فوراً بعد سونے اور اگلی صبح تہجد کے وقت اٹھنے کی عادت تھی۔ کل آخری پرچہ تھا آج وہ دل کھول کر سونا چاہتی تھی لیکن پھر بھی بغیر کسی الارم کے آنکھ کھل گئی۔ زرش نے آج آنکھ کے عین تہجد کے وقت بغیر کسی الارم کے کھلنے کو نہ تو کسی عادت میں گردانا تھا (کیونکہ عادتیں صرف پندرہ دنوں میں نہیں بنتیں، اسکے لیے زیادہ وقت درکار ہوتا ہے، جیسے چالیس

دن۔)اور نہ اسے کسی اتفاق کا نام دیا تھا(اسکے مطابق اس دنیا میں کچھ بھی اتفاق سے نہیں ہوتا، سب پہلے سے ہی لوحِ محفوظ میں ترتیب دیا جا چکا تھا، تو اتفاق کیسا؟) بلکہ اس نے تو اس کو اللہ کا بلاوہ سمجھا تھا۔جب اسکی آنکھ کھلی تھی تو ڈھائی بجاتی گھڑی پہلے اسے حیران پھر اسکی آنکھیں نم کر گئی تھی۔یہ سوچ ہی جانلیوا تھی کہ اللہ نے اسے یاد کیا...اللہ نے...دو جہانوں کے مالک نے...سلطنت کائنات کے شہنشاہ نے زرش کو ادنٰی سی بندی کو یاد کیا۔اربوں کروڑوں کی آبادی میں سینکڑوں یا چند ہی ایسے لوگ ہوں گے جنہیں اس وقت اللہ نے اتنی محبت سے پکارہ کہ انکی آنکھوں نے میٹھی نیند کو خیر آباد کہہ کر اپنے رب کی پکار پر لبیک کہا۔ان سینکڑوں میں زرش فاطمہ بھی ایک تھی جسے اللہ نے اتنی محبت سے پکارہ تھا۔تشکر کے احساس سے جہاں آنکھیں نم تھیں وہیں اسکے وجود میں عاجزی ہی عاجزی جاگ گئی تھی۔وہ بند آنکھیں لیے خاموشی کو محسوس کر رہی تھی، دیکھنے والوں کے لیے وہ خاموشی خاموشی ہی تھی لیکن زرش فاطمہ کے لیے وہ خاموشی اپنے رب سے گفتگو کا ذریعہ تھی۔

اسے صبح کے وہ لمحے یاد آئے۔وہ بیڈ پر آنکھیں بند کیے لیٹی نم آنکھوں سے دل ہی دل میں اپنے اللہ سے محوِ گفتگو تھی۔اور دل کی منتشر دھڑکنیں گواہ تھیں کہ اسکا رب اسے مکمل توجہ سے نہ صرف سن رہا تھا بلکہ جواب بھی دے رہا تھا۔کانوں اور آنکھوں کے پاس صلاحیت نہ تھی اسے رب سے محوِ گفتگو سننے یا دیکھنے کی لیکن دل کے پاس شاید یہ صلاحیت تھی تبھی تو بغیر رکے سپیڈ سے دھڑک رہا تھا۔وہ لیمپ آن کرتی اٹھ بیٹھی۔کھلے ریشمی بال ایک دم سے چہرے پر پھیل گئے تھے۔اس نے کچھ لمحے یوں ہی گزارے اور پھر بال سمیٹتی واشروم چلی گئی واپس آئی تو چہرے اور بازوؤں سے پانی کے قطرے ٹپک رہے تھے اس نے آگے بڑھ کر جائے نماز اٹھائی اور قبلہ کی جانب رخ کر کے بچھالی۔

وَالَّذِينَ يَبِيتُونَ لِرَبِّهِمْ سُجَّدًا وَقِيَامًا

اور وہ لوگ جو راتیں گزارتے ہیں اپنے رب کے حضور سجدے میں پڑ کر اور کھڑے رہ کر۔

اسکی چال میں الگ ہی سرشاری تھی۔خوشی، محبت، عاجزی، تشکر کیا کیا نہ تھا اسکی چال میں؟

لوگوں کے لیے امتحانات کا دورانیہ ڈپریشن سے بھرپور تھکا دینے والا ہوتا تھا لیکن زرش کے ساتھ ایسا نہ تھا۔اس نے محسوس کیا تھا جتنا وہ امتحانات میں اللہ کے قریب ہوتی تھی اتنا عام دنوں میں نہیں ہوتی تھی۔امتحانات میں ایک ٹائم ٹیبل فالو کرنا ہوتا تھا جسکی وہ نماز کے اوقات کو سامنے رکھ کر ہی تشکیل دیتی تھی۔نمازیں چھوڑنا تو وہ ایک عرصے سے چھوڑ چکی تھی لیکن اسکی باقاعدہ وقت سے ادائیگی امتحانات میں زیادہ بہتر سے ہوتی تھی اب چونکہ امتحانات ختم ہو چکے تھے تو اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ اپنی روٹین ہر گز خراب نہیں کرے گی۔بلکہ اپنے لیے کوئی مصروفیت ڈھونڈے گی جو اسے اللہ سے دور نہ ہونے دے۔اگلے ہفتے سے سیکنڈ ائیر کی کلاسز سٹارٹ تھیں لیکن پھر بھی وہ ایک دن بھی فارغ رہ کر اپنا وقت فضولیات میں ضائع نہیں کرنا چاہتی تھی۔فارغ دماغ تو ویسے بھی شیطان کا گھر ہوتا ہے تو وہ اسے خالی ہی نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔اس سے پہلے کے شیطان وہاں گھر

www.novelsclubb.com

کرتا اسے اللہ کی محبت کو اندر بھر کر لاک کرنا تھا۔نہ رہے گا بانس نہ بجے گی بانسری۔

ooooooooooooooooooooooooooooooo

ہسپتال کے کاریڈور میں آپریشن تھیئیٹر کے سامنے وہ سر جھکائے کھڑا تھا۔نظریں مسلسل بند دروازے پر جمی تھیں۔بظاہر پر سکون نظر آنے والے مستقیم جبرائیل کے اندر ایک طوفان برپا تھا۔اسکی کیفیت اس وقت بہت عجیب تھی شاید ناقابل بیان۔اسکی سوچوں کے تسلسل کو نویرہ کی سسکی نے توڑا تھا۔اس نے چہرہ موڑ کر دائیں جانب موجود بینچ پر بیٹھی نویرہ اور اپنی والدہ کو دیکھا۔نویرہ چہرے پر بائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر رکھے اپنی سسکیوں کو روکنے کی ناکام کوشش کر رہی تھی۔نویرہ کو اس حال میں دیکھ کر مستقیم کو اپنے دل پر گھونسہ پڑتا محسوس ہوا۔اس نے ضبط سے آنکھیں بند کر کے اپنی سرخ ہوتی آنکھوں سے آنسوؤں کو بہہ جانے دیا۔وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا۔وہ بے بس تھا وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔قدرت کے

www.novelsclubb.com

فیصلوں کے سامنے انسان یوں ہی بے بس ہوتے ہیں۔کچھ دیر خاموشی سے نویرہ کی سسکیاں سننے کے بعد جب برداشت نہ ہوا تو وہ اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا اور اسکے مومی ہاتھوں کو اپنے ہاتھوں کی گرفت میں لے لیا۔

"نویرہ باجی!" مستقیم کے پکارنے پر اس نے اپنے چہرے سے ہاتھ ہٹایا اور سامنے بیٹھے مستقیم کو دیکھا جس کا چہرہ ضبط سے سرخ تھا۔ مستقیم نے ہاتھ بڑھا کر اسکے آنسو صاف کیے۔

"مت روئیں پلیز! آپ کے آنسوؤں سے مجھے تکلیف ہو رہی ہے۔" مستقیم کے بے بسی سے کہنے پر وہ مزید زور سے رو دی۔ مستقیم نے اٹھ کر اسے اپنے سینے سے لگایا۔

www.novelsclubb.com

"آپ دعا کریں، سب ٹھیک ہو جائے گا۔" مستقیم نے اپنائیت سے اسکا سر تھپتھپاتے ہوئے اسے تسلی دینی چاہی۔

"مستقیم!....اگر سب ٹھیک نہ ہوا تو میں...میں مر جاؤں گی۔"آنسوؤں کے سنگ وہ بے بسی سے بول رہی تھی۔ تبھی اسے اپنے سر پر شفقت بھرے باپ کے ہاتھ کا لمس محسوس ہوا۔اس نے نظریں اٹھا کر سامنے کھڑے جبرائیل صاحب کو دیکھا اور اٹھ کر ان کے سینے لگ کے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"نویرہ میرے بچے! زریب ٹھیک ہو جائے گا۔اللہ اپنا کرم کریں گے۔آپ بے فکر رہو۔"جبرائیل صاحب کی تسلی پر اس نے اپنے باپ کو دیکھا جو پچھلے کئی گھنٹوں سے مسلسل بغیر تھکے بھاگ دوڑ کر رہے تھے۔

"تہجد کا وقت ہے۔اللہ کے سامنے جھکو۔اللہ سے فریاد کرو کہ اللہ آپکے بچوں پر انکے باپ کا سایہ قائم رکھیں۔اللہ سننے والا ہے۔یہ ایکسیڈنٹ جس حد تک بھی خطرناک تھا آپ نے ہمت نہیں ہارنی اور اللہ پر بھروسہ کر کے بس دعا کرنی ہے۔" جبرائیل صاحب کی بات پر خدیجہ بیگم نے بھی نظریں اٹھا کر انکی جانب دیکھا۔

www.novelsclubb.com

"آئیں میں پرئیر روم لے جاؤں۔" مستقیم کے کہنے پر نویرہ اور خدیجہ بیگم پرئیر روم کی جانب بڑھ گئیں۔اور جبرائیل صاحب وہیں بینچ پر بیٹھ گئے انکے چہرے پر واضح پریشانی عیاں تھی۔زریب کی موٹر سائیکل کا سامنے سے آتی ٹرالی سے زبردست ایکسیڈنٹ ہوا تھا۔ٹانگیں بالکل ہی کچلی گئی تھیں۔جبکہ خون کے بہت زیادہ ضائع ہو جانے سے زندگی کے چانس صرف دس پرسنٹ تھے۔آپریشن تھیٹر کا دروازہ کھلنے پر وہ اندر سے نکلنے والے ڈاکٹر کی جانب بڑھے۔دوسری طرف سے آتا مستقیم بھی ڈاکٹر کو دیکھ کر اسکی جانب تیزی سے بڑھا۔

"ڈاکٹر ہمارا پیشنٹ....؟"جبرائیل صاحب کے سوال پر ڈاکٹر نے گہرا سانس لیا پھر مسکرایا۔

www.novelsclubb.com

"مبارک ہو آپکے پیشنٹ کی زندگی اب خطرے سے باہر ہے۔بہت کریٹیکل آپریشن تھا اللہ نے کرم کیا ورنہ ہمیں تو امید ہی نہیں تھی۔"ڈاکٹر کی بات پر

جبرائیل صاحب نے نم آنکھیں اوپر کی جانب اٹھائیں جیسے اللہ کا شکر ادا کر رہے ہوں۔

"ڈاکٹر! انکی ٹانگیں...؟" مستقیم نے جھجھک کر سوال کیا۔ دل اندر سے خوف سے ہچکورے لے رہا تھا۔ جواب تو جانتا تھا لیکن پھر بھی دل کے کسی کونے میں امید کا جگنو روشن تھا۔

"وہ زندگی بھر کے لیے اپاہج ہو گئے ہیں۔ پیشنٹ ابھی انڈر آبزرویشن ہے آپ صبح ان سے مل سکتے ہیں جب روم میں شفٹ کیا جائے گا ابھی نہیں۔" ڈاکٹر کچھ تاسف سے کہہ کر آگے بڑھ گیا۔ مستقیم جبرائیل نے تیزی سے بہتے آنسوؤں کو صاف کیا۔ اسے ہمت کرنی تھی حوصلہ کرنا تھا اپنی بہن کے لیے۔

www.novelsclubb.com

"تم نویرہ اور اپنی امی کے پاس جاؤ۔ مجھ میں مزید ہمت نہیں ہے نویرہ کے آنسو دیکھنے کی۔" جبرائیل صاحب کی بات پر مستقیم آگے بڑھا اور نرمی سے انکے سینے سے لگ گیا۔ وہ بظاہر مضبوط نظر آتے اپنے باپ کے دل کا حال سمجھ سکتا تھا۔ انہیں

بھی کسی سہارے کی ضرورت تھی اپنا دل ہلکا کرنے کے لیے۔ مستقیم کے سینے سے لگنے پر انکی تمام تکلیف آنکھوں کے زریعے عیاں ہوتے ہوئے بہہ گئی۔ رات کے اس پہر خالی کاریڈور میں دونوں باپ بیٹے آنسوؤں کے زریعے اپنی تکلیف کم کرنے کی کوشش کررہے تھے۔

••••••••••••••••••••••••••••••

"نویرہ باجی!" وہ جو چٹائی پر بیٹھی ہاتھوں کی ہتھیلی میں چہرہ چھپائے نم آنکھوں سے دعا گو تھی مستقیم کی آواز پر چونکی۔

"زریب بھائی خطرے سے باہر ہیں۔ اللہ نے انہیں نئی زندگی بخشی ہے۔" مستقیم کی بات پر وہ پہلے نم آنکھوں سے مسکرائی اور پھر رودی۔ وہ سمجھ نہیں پارہی تھی کہ اللہ کے اس کرم پر کیا ردعمل دے۔ مستقیم دانستہ طور پر اسکے اپاہج ہونے والی بات چھپا گیا تھا۔

"میں مل سکتی ہوں؟"

www.novelsclubb.com

"ابھی نہیں صبح! آپ اور امی ابھی آرام کر لیں فجر کی نماز پڑھ کر کچھ دیر سو لیں۔ صبح ڈاکٹر کے چیک اپ کے بعد ہم مل پائیں گے۔"

فجر کی آذان میں ابھی آدھا گھنٹہ باقی تھا تو نویرہ کھڑی ہو گئی اور شکرانے کے نوافل کی نیت باندھ لی۔ اللہ نے اس پر اتنا بڑا احسان کیا تھا۔ اللہ کا شکریہ تو بنتا تھا۔ مستقیم نے خدیجہ بیگم کو وہیں چٹائی پر لیٹ جانے کو کہا۔ وہ رات سے مسلسل بیٹھی بیٹھی یقیناً تھک چکی تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••

"مجھے یہ سلیبرٹی بہت اچھی لگتی ہے۔" صوفے پر بیٹھی پاستہ کھاتی ہوئی زرش نے ٹی وی پر چلتے سیریل کی جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا۔ ساتھ ہی صوفے پر بیٹھے موبائل استعمال کرتے اوہان نے سر اٹھا کر ٹی وی کی جانب دیکھا۔

"اس میں ایسی کیا خاص بات ہے۔" پاستے سے چمچ بھر کر اسے منہ میں ڈالتے ہوئے اس نے عام سے انداز میں پوچھا۔ باہر سے برستی بارش کی آواز اس کے مزید

www.novelsclubb.com

اضافے کا پتہ دے رہی تھی۔امل اور حدید بھی کارپٹ پر بیٹھے پاستہ کھاتے ہوئے سامنے میز پر رکھے ٹیب پر کارٹون دیکھ رہے تھے۔شبانہ بیگم بھی سنگل صوفے پر بیٹھی ڈرامے کی جانب متوجہ تھیں جبکہ مائرہ اپنے کمرے میں تھی اور نعیم صاحب آفس۔

"یہ بہت آنسٹ ہے۔اپنے ساتھ موجود سلیبریٹیز کا بہت خیال رکھتی ہے۔سب کی بہت عزت کرتی ہے۔اور اسکی سب سے اچھی بات یہ ہے کہ یہ باتیں بہت اچھی کرتی ہے۔اسلام سے ریلیٹڈ باتیں کرتی ہے اور اسکا ڈریسنگ سینس بھی کمال ہے۔ اور اسکے ڈراموں کی اسکرپٹ بھی کمال ہوتی ہے۔"اوہان نے نظریں اٹھا کر اسی ایکٹریس کی جانب دوبارہ دیکھا جہاں اس نے تنگ فراک پہنی ہوئی تھی اور پچھلا گلا اتنا گہرا تھا کہ مکمل کمر واضح ہو رہی تھی۔اس نے ایک اچٹتی نگاہ زرش پر ڈال کر موبائل کی جانب مبذول کروالی۔

www.novelsclubb.com

"یہاں سے جج نہیں کرنا کیونکہ یہ تو ڈرامہ ہے یہاں تو انہیں ڈرامے کی ڈیمانڈ پوری کرنا ہوتی ہے۔میں رئیل زندگی کی ڈریسنگ کی بات کر رہی ہوں۔" زرش نے فوراً ڈیفنڈ کرنا ضروری سمجھا۔

"ہاں تم دونوں تو بچپن سے اکھٹے پلی بڑھی ہو جو تمہیں اسکی اصل زندگی کا پتہ ہے نا۔" اپنی مسکراہٹ کو روکتا ہوا اوہان بولا۔

"نیوَر جج آ بک بائے اِٹس کوَر! (کبھی بھی کتاب کو اس کے سرورق سے نہ پرکھیں)۔" زرش کو واقعی اوہان کا انداز برا لگا تھا۔وہ کون ہوتا ہے کسی کے ظاہر کو دیکھ کر اس کو جج کرنے والا۔اسے ہمیشہ سے وہ لوگ برے لگتے تھے جو دوسروں کے ظاہر کو وجہ بنا کر ان کے اعمال جج کر لیتے تھے۔آخر کوئی دل کا اور کردار کا کیسا ہے یہ فیصلہ ہم کیوں کریں بہتر ہے کہ یہ فیصلہ اللہ پر چھوڑ دیا جائے۔

"اوکے ! بٹ وائے ؟" موبائل چھوڑ کر وہ مکمل زرش کی جانب متوجہ ہوا تھا۔شبانہ بیگم نے گھور کر دونوں کو دیکھا اور ٹی وی کا والیوم بڑھادیا۔وہ جانتی تھیں جہاں یہ دونوں اکٹھے بیٹھ جائیں وہاں خاموشی ناممکن تھی۔

"کیونکہ رنگ صرف ظاہر دکھاتی ہیں باطن نہیں۔اسی لیے کسی کے ظاہر کو دیکھ کر اسکو جج کرنا اچھی بات نہیں ہے۔لوگ سوشل میڈیا پر ان سلیبریٹیز کے کام کو دیکھ کر انکے کریکٹر کو بہت کریٹیسائز اور ٹرول کرتے ہیں۔میں کہتی ہوں دوسروں پر انگلی اٹھانے والے یہ کیوں نہیں سوچتے کہ کیا پتہ وہ دل سے اللہ کے ان سے بھی زیادہ قریب ہوں۔" زرش سمجھانے والے انداز میں بولی تھی۔

"اوہ !" اوہان سر ہلا کر بولا اور دوبارہ موبائل کی جانب متوجہ ہو گیا۔زرش بھی ٹی وی کی جانب متوجہ ہو گئی۔اب وہ مطمئن تھی۔

www.novelsclubb.com

"زرش...دو دن پہلے فروٹ شاپ سے جب میں سیبوں کا تھیلا لایا تھا تو تم نے کچھ سیب نکال کر الگ کیوں کر دیے تھے؟اور انہیں کیوں پھینک دیا تھا؟" کچھ توقف کے بعد اوہان نے سوال کیا۔

"کیونکہ وہ گلے سڑے تھے۔"زرش نے اس کے غیر متوقع سوال کا جواب دیا۔

اور تمہیں کیسے پتہ چلا کہ وہ گلے سڑے تھے؟"

"صاف نظر آرہے تھے۔آدھے کالے ہوئے ہوئے تھے۔آئندہ فروٹ دیکھ کر لانا۔اس دن آدھے سے زیادہ سیب آپ خراب لائے تھے۔"زرش کی بات پر اوہان مسکرایا۔

"لیکن زرش وہ مکمل گلے سڑے نہیں تھے بلکہ انکا کچھ حصہ بلکہ آدھے سے زیادہ حصہ ٹھیک تھا۔پھر بھی تم نے انہیں باقی سیبوں سے الگ کر دیا تھا یہ چیز عجیب نہیں ہے؟رزق کی بے حرمتی!"اوہان الجھتے ہوئے بولا۔

"اوہان بھائی انہیں الگ کرنا ضروری تھا۔ ورنہ باقی سیب بھی گل سڑ جاتے۔ اور اصل رزق کی بے حرمتی تب ہوتی۔"

"اگزیٹلی! کچھ سمجھ آیا اس بات سے؟" اوہان پر جوش ہو کر بولا۔

"کیا؟" زرش نے اسے ناسمجھی سے دیکھا۔

"یہی کہ ظاہر سے واقعی ہم باطن جج نہیں کر سکتے۔ لیکن جب ظاہر گلا سڑا ہو تو عقلمندی اسے الگ کر دینے میں ہی ہے بجائے یہ ڈیفنڈ کرنے کے کہ ہو سکتا ہے ان کے باطن میں خیر باقی ہو۔ گلا سڑا سیب چونکہ اپنے آس پاس کے سیبوں کو خراب کر دیتا ہے۔ تو اس لیے اس کے صحیح حصہ کے ہوتے ہوئے بھی الگ کر دیا جاتا ہے۔" زرش ناسمجھی سے اسے دیکھ رہی تھی۔

www.novelsclubb.com

"میں سمجھی نہیں! سیبوں کا اس بات سے کیا تعلق؟ وہ ٹوٹلی ڈفرنٹ ٹاپک ہے۔"

"نہیں زرش کہانی بے شک مختلف ہے لیکن عنوان ایک سا ہی ہے۔"

"مطلب؟" زرش نے ناسمجھی سے اسے دیکھا۔وہ سمجھ کر بھی سمجھ نہیں پا رہی تھی۔

"اچھا سیبوں کو چھوڑو یہ بتاؤ کہ ان سلیبریٹیز کو سٹار کیوں کہا جاتا ہے؟ تم نے کبھی سوچا نہیں کہ آخر یہ ایکٹنگ کر کے یا ناچ گانا کر کے ایسا کونسا تیر مار لیتے ہیں کہ انہیں دنیا بھر میں سٹار کہا جاتا ہے۔" اوہان نے نیا سوال اٹھایا۔

"کیونکہ یہ اتنا آسان نہیں ہوتا جتنا نظر آتا ہے۔اور یہ لوگ مشہور ہوتے ہیں ستاروں کی طرح،لوگ انہیں دور سے پہچان جاتے ہیں۔ سو لوگوں کے ہجوم میں یہ منفرد نظر آتے ہیں۔میں ان لوگوں کے حق میں نہیں بول رہی نہ یہ کہہ رہی ہوں کہ یہ ٹھیک ہیں بس آپکا پوائنٹ نہیں سمجھ پا رہی اور نہ آپ میرا۔" زرش نے جواب دینے کے ساتھ اپنا کانسیپٹ کلیئر کرنا بھی ضروری سمجھا۔

"بارڈر پر کھڑے ہو کر گولیاں کھا کر اپنے ملک اپنے دین کے لیے جان دینے سے بھی زیادہ مشکل ہے نا؟ یا پھر اپنے ملک کے رازوں کی حفاظت کرتے ہوئے غیر

زمین پر بے نام موت مر جانے سے بھی مشکل؟"اوہان پوری آنکھیں کھول کر حیرت ظاہر کرتے ہوئے بولا تو زرش نے اسے ناراضگی سے دیکھا۔اب اسکی بات کا یہ مطلب بھی نہیں تھا۔

"اچھا پھر کیوں کہا جاتا ہے انہیں سٹار؟"وہ کچھ ناراضگی سے پوچھ رہی تھی۔

"جانتی ہو سٹار یعنی ستارے کس لیے ہوتے ہیں؟"اوہان کے سوال پر زرش نے اسکی جانب دیکھا۔

"کس لیے؟"

"گائیڈنس کے لیے۔پاتھ یا ڈائریکشن کی گائیڈنس کے لیے۔پرانے وقتوں میں سٹارز یعنی ستارے راستوں کے تعئین کے لیے استعمال ہوتے تھے۔منزل تک پہنچنے کے لیے مسافر گائیڈنس ستاروں سے لیتے تھے۔اور جانتی ہو خاص ان سلیبریٹیز کو ہی سٹارز کیوں کہا جاتا ہے؟"

"کیوں؟"زرش نے اشتیاق سے پوچھا تھا۔

www.novelsclubb.com

"کیونکہ یہ ہمیں راستہ دکھاتے ہیں... جہنم کا۔ ہمیں احساس بھی نہیں ہوتا کس طرح یہ سٹارز جو ہمارے آئیڈل ہوتے ہیں ہمیں گمراہ کر رہے ہوتے ہیں۔ لوگ سمجھ بوجھ رکھنے کے باوجود بھی اپنے فیورٹ سٹار کے غلط کام کو ڈیفنڈ کرتے ہیں۔ جیسے کچھ دیر پہلے تم کر رہی تھی اپنی فیورٹ ایکٹریس کی ظاہری برائی کو اس کے ان اعمال کے پیچھے چھپا رہی تھی جن سے تم واقف ہی نہیں۔ تم اسکے گناہ کو جسٹیفائی کر رہی تھی۔ جو انہیں پسند کرتے ہیں وہ پھر صرف انکا دفاع ہی نہیں کرتے بلکہ انکی لائف ڈائریکشن کو فالو بھی کرتے ہیں۔" زرش ایک لمحے کے لیے سوچ میں پڑی۔

"لیکن یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ وہ دل سے اللہ کے ہم سے بھی زیادہ قریب ہوں۔ وہ چیریٹی ہم سے بھی زیادہ کرتے ہوں۔ وہ دوسروں کو ہم سے زیادہ عزت دیتے ہوں۔ اور میں نے پہلے بھی کہا یہ مجھے اپنے کام کی وجہ سے نہیں بلکہ نیچر کی وجہ سے پسند ہے۔ یہ آنسٹ ہے اور تقریباً ہر دوسرا ایکٹر اسکی تعریف کرتا ہے۔"

www.novelsclubb.com

"زرش تم پھر کہو گی کہ سیبوں کا ان سے کیا تعلق۔ لیکن ایک بار سوچو ضرور، تم نے وہ خراب سیب ان کا ظاہر دیکھ کر کیوں الگ کیے؟ اسی لیے نا کہ ان کے ہونے سے باقی سیبوں کے خراب ہونے کا خدشہ تھا؟ زرش میں ان کے دل کو یا انکے اللہ سے تعلق کو جج ہرگز نہیں کر رہا لیکن یہ دوسروں کی گمراہی کی وجہ بن رہے ہیں۔ یہ بے حیائی دکھا کر معاشرے میں بگاڑ پیدا کر رہے ہیں۔ اب ایک انسان جو دوسروں کے ایمان چھن جانے کی وجہ بنے تم اس کے ظاہر کو اگنور کر کے اسکے اس باطن کو ایزیوم کر کے جسٹیفائی کر رہی ہو جسکو صرف رب جانتا ہے۔ ہم جانتے بھی نہیں۔"

"وہ سب تو ٹھیک ہے لیکن کسی کے ظاہر کو دیکھ کر اسے برا جاننا اچھی بات نہیں۔"

وہ اب بھی اپنی بات پر بضد تھی۔

www.novelsclubb.com

"برائی کے پھیلانے والے کو برا نہ جاننا بھی اچھی بات نہیں۔ اب ایک شخص الکوحل بیچنا شروع کر دے لیکن کہے کہ میں خود نہیں پیتا بس یہ میری روزی کا

ذریعہ ہے۔ایسے شخص کے بارے میں تم کیا کہو گی۔جو دوسرے لوگوں تک الکوحل کی ایکسیس آسان کرنے کی وجہ بنا۔"

"ہمم یہ واقعی غلط ہے لیکن..."

"لیکن یہ زرش کہ آپ کسی کی برائی دیکھ کر اسکی کردار کشی نہ کرو ہو سکتا ہے اس میں خیر باقی ہو اور وہ اللہ کے حکم سے ہدایت پر آجائے۔ مگر گناہ کھلی آنکھوں سے دیکھ کر یہ سوچ کر اسکے گناہ کو برا نہ جاننا کہ کیا پتہ اس انسان میں خیر باقی ہو یہ اچھی بات نہیں۔ایک ایسا انسان جو صرف خود گمراہ نہیں بلکہ دوسروں کی گمراہی کی وجہ بن رہا ہے اسے یا اسکے ایکٹ کو اچھا بھی نہ جانو۔اگر وہ سلیبرٹی آپکو واقعی اپنی اچھی نیچر اور سچائی کی وجہ سے پسند ہے تو اللہ سے اسکی ہدایت کی دعا کرو کہ وہ دوسروں کی گمراہی کی وجہ نہ بنے۔ لیکن اس کے ایکٹ کو جسٹیفائی بالکل مت کرو۔آپ کسی کی برائی کو روک نہیں سکتے تو کم از کم اس انسان کی برائی کو برا ضرور جانو۔اس کی اچھائی ضرور ڈھونڈو لیکن اسکی برائی کو بھول کر اسے آئیڈیل نہ بنالو۔"زرش نے

www.novelsclubb.com

گہرا سانس لیا اس نے ہمیشہ یہ ہی سوچا کہ کسی کے ظاہری برائی کو دیکھ کر باطن کو برا نہ جانو یہ پوائنٹ ٹھیک تھا لیکن باطن کو اچھا ایزیوم کرتے ہوئے وہ ان کے ظاہری گناہوں کو نظرانداز کر رہی تھی۔

"یہ سٹارز غلط راستہ دکھا رہے ہیں، مجھے افسوس ہے پھر بھی یہ روشن ہیں۔" زرش کو واقعی برا الگ رہا تھا اسے یاد آ رہا تھا کچھ دن پہلے اسکی کالج میں اپنی دوست سے اسی بات پر بحث ہو گئی تھی۔ اسکا کہنا تھا کہ یہ سارے ایکٹرز ہوتے ہی جہنمی ہیں۔ زرش کو برا لگا تھا اسکا یہ کہنا۔ اور اسکا یہ کہنا واقعی غلط تھا لیکن زرش اس سے بحث میں نا جانے کیسے انکے کاموں اور ایکٹس کو جسٹیفائی کرتی گئی تھی۔ اس نے ایکٹریس کے نام لے لے کر بتایا تھا کہ وہ ایکٹریس پانچ وقت کی نماز پڑھتی ہے، وہ ایکٹریس اپنی آدھی سے زیادہ اِن کم چیریٹی میں دے دیتی ہے۔ اور وہ ایکٹریس آئیٹم سانگز نہیں کرتی وغیرہ وغیرہ لیکن اس سب میں واقعی وہ یہ بھول گئی تھی وہ سب جو وہ کرتے ہیں اور جو ہمارے اللہ نے منع کیا ہے۔

www.novelsclubb.com

"یہ وقتی روشنی اور چمک ہے زرش۔اللہ نے قرآن میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو 'سراجاً منیرا' یعنی 'روشن سورج' کی مانند کہا ہے۔اور جانتی ہو جب سورج طلوع ہوتا ہے تو کوئی ستارہ نظر نہیں آتا۔ستارہ تو کیا تب تو چاند کی بھی مجال نہیں ہوتی سامنے آنے کی۔"زرش دھیما سا مسکرادی۔

"سٹارز خوبصورت اور چمکدار ہوتے ہیں اسی لیے ایک دنیا انکی پرستش کرتی ہے۔سورج کی روشنی کی تپش تیز ہوتی ہے سب برداشت نہیں کرپاتے۔ہم گھبرا جاتے ہیں تبھی دن کے سورج کی تپش کی بجائے ہم اندھیری رات کے ستاروں کو فوقیت دیتے ہیں۔وقتی خوبصورتی،وقتی اٹریکشن اور وقتی سکون۔سیدھا راستہ بھی دن کے سورج جیسا ہے مشکلات اور تیز تپش لیے ہوئے لیکن واضح۔اور اندھیر راستے بالکل رات جیسے ہوتے ہیں جو ہمیں خود سے محبت کروانے کے لیے چمکدار ستارے دکھاتے ہیں اور ہمیں جکڑ لیتے ہیں ان ستاروں کی خوبصورتی سے۔ہماری نظریں منزل سے ہٹوا کر وقتی خوبصورتی پر ٹکا دیتے ہیں۔اور اس اندھیرے میں یہ سٹارز ہمیں اپنی مرضی کی راہوں کا راہی بنا لیتے ہیں۔"کچھ سوچتے ہوئے زرش بولی۔

اوہان مسکرایا تھا وہ سمجھنے میں وقت ضرور لیتی تھی سوال بھی بہت کرتی تھی لیکن سمجھ، سمجھانے والے سے زیادہ جاتی تھی۔

"جن کی زندگیوں کے سورج غروب ہو جائیں وہ ستاروں کے پیچھے بھاگتے ہیں۔ ہمیں ان ستاروں کے پیچھے نہیں بھاگنا جو غلط راہ بتاتے ہیں۔ بلکہ صحیح راہ بتانے والے ستاروں کے گروہ کی نشاندھی کرنی ہے۔ جیسے آسمان پر سمت کے تعین کے لیے ہر ستارہ استعمال نہیں ہوتا بلکہ کچھ خاص گروہ ہیں ستاروں کے جیسے گریٹ بیئر، ارسامائین، کیسیوپیا، اؤرین سٹارز، کرکس، سینچورس یاد ہے ناسیونتھ کلاس میں سوشل اسٹڈی میں پڑھے تھے؟ ہم غلط سٹارز کا تعاقب کرتے ہیں ہماری زندگی کے سٹارز یہ ایکٹرز یا سنگرز نہیں بلکہ ہمارے رسول اور صحابیات ہیں جن جیسا کوئی نہیں۔ جو واقعی ہمیں صحیح سمت کا تعین بتاتے ہیں۔"

www.novelsclubb.com

"سن لی دونوں فلاسفروں کی فلاسفیاں اب ڈرامہ دیکھ لوں؟ پتہ نہیں سارے فلاسفروں نے میرے گھر ہی پیدا ہونا تھا۔ باپ تو باپ اولاد بھی فلاسفر!" شبانہ بیگم دونوں کو دیکھ کر غصے سے بولیں۔

"امی ہمارے جیسے بچوں کے لیے مائیں تہجدوں میں جاگ کر دعائیں کرتی ہیں۔ آپ کو بن مانگے مل گئی ہے اسی لیے قدر نہیں۔" اوہان ہنس کے کہتا ہوا صوفے سے اٹھ کر لاؤنج سے باہر کی جانب بڑھ گیا اور شبانہ بیگم کا تو دل چاہا تھا کوئی چیز اس کے سر پر دے مارتیں کون بیوقوف ماں ایسی اولاد کی دعا کرتی ہے جو اپنی ماں کو ہی بیوقوف سمجھتے ہیں۔

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

کچن کے شیلف پر کھڑی وہ مٹھائی کے ڈبے سے مٹھائی نکال کر پلیٹوں میں سجا رہی تھی۔ تایا ابو کی پوری فیملی اور پھوپو کی فیملی تھوڑی دیر پہلے ہی مائرہ کی شادی کے دن رکھنے کے لیے آئے تھے۔ بالوں کو فرنچ چٹیا میں باندھے لان کے سادے مگر عمدہ

جوڑے میں وہ سلیقے سے سر پر دوپٹہ ٹکائے مٹھائی کی دو پلیٹیں اٹھا کر باہر لاؤنج کی جانب بڑھ گئی۔ باہر آئی تو مبارکباد کا سلسلہ چل رہا تھا۔ پندرہ دن بعد کی تاریخ منتخب ہوئی تھی۔ اس نے مائرہ کے پاس اس کے صوفے پر بیٹھ کر اسے کہنی سے ٹہوکہ دیا تو وہ مسکرا دی۔ اس نے نظریں اٹھا کر اپنے والدین کی جانب دیکھا جن کے چہرے پر مطمئن سی مسکراہٹ تھی۔ وہ مسکراہٹ اس کو اندر تک سرشار کر گئی۔ وہ برتن اٹھا کر کچن کی جانب بڑھی تو اسکی نظر کھڑکی سے باہر نظر آتے لان کی طرف گئی جہاں آمنہ اور ردا تصاویر لینے میں مصروف تھیں۔ آمنہ جب سے آئی تھی اسکا رویہ زرش سے اکھڑا اکھڑا تھا۔ یا یوں کہنا بہتر تھا جب سے ان دونوں میں وہ بات ہوئی تھی آمنہ کا رویہ ایک دم سے عجیب ہو گیا تھا۔ زرش خاموشی سے کچن کی جانب بڑھ گئی۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••

وہ بیٹھی قرآن نوٹس بنا رہی تھی۔ نظریں سورۃ ابراہیم کی پہلی آیت پر ٹکی ہوئی تھیں۔

"الر۔ یہ کتاب ہم نے نازل کی ہے آپ پہ تاکہ آپ نکالیں لوگوں کو اندھیرے سے روشنی کی طرف اپنے رب کے اذن کے ساتھ۔ اس راستے کی طرف جو بہت عزت والے خوبیوں کے مالک کا (راستہ) ہے۔"

قرآن کی آیت کو مکمل پڑھ کر اس نے پہلے چار لفظوں کو دہرایا۔

یہ عشاء کے بعد کا وقت تھا۔ اسے قرآن کا تدبر صبح تہجد کے بعد کرنے کی عادت تھی۔ لیکن آج صبح شادی کی شاپنگ کی تھکاوٹ کی وجہ سے آنکھ نہ کھل سکی تو وہ آج کی آیت کو اس وقت پڑھ رہی تھی۔ وہ ایک دن میں لمبے لمبے رکوع نہیں پڑھ پاتی تھی اس کے مطابق بس اتنا پڑھو جتنے پہ دل راضی ہو اور روز پڑھو۔

(کیونکہ اللہ کے نزدیک بہترین اعمال وہ ہیں جو دائمی ہوں اگرچہ وہ تعداد میں کم ہی کیوں نہ ہوں۔)

www.novelsclubb.com

اس لیے وہ روز ایک ہی آیت کا تدبر کرتی۔ اگر آیت چھوٹی ہوتی تو کبھی دو یا تین آیات لیکن اس سے زیادہ نہیں۔ اس نے قرآن کو آہستہ آہستہ خود میں داخل کرنا تھا نہ کہ ایک دم سے سارا علم خود میں انڈیلنا تھا۔ آہستہ آہستہ علم حاصل کرنے سے ہم عمل کی طرف بھی آتے ہیں جبکہ ایک دم سے ہم صرف علم حاصل کر سکتے ہیں عمل پختہ نہیں۔

"الر- یہ کتاب... نازل کیا ہم نے اسکو... آپکی طرف..."

قلم اٹھا کر اس نے نوٹ پیڈ پر لکھنا شروع کیا۔

"دیکھا جائے تو قرآن خصوصی طور پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اترا جبکہ عمومی طور پر قرآن ہم سب سے مخاطب ہے۔ تو یہ قرآن چونکہ میرے لیے بھی اترا ہے تو یہ آیت بھی میرے ہی لیے ہے۔ یعنی اللہ مجھ سے کہنا چاہ رہے ہیں کہ یہ قرآن اللہ نے مجھ پر اتارا کیوں؟" قلم روک کر اس نے ایک بار پھر آیت کے

www.novelsclubb.com

ترجمے کو دیکھا۔اور اگلے لفظوں کو دھیان سے پڑھا تو ایک لمحے کے لیے دنگ رہ گئی۔

"تاکہ نکالیں آپ لوگوں کو اندھیرے سے نور کی طرف۔" یہ اللہ نے اس سے کہا تھا؟ اللہ اسے لوگوں کو اندھیروں سے اجالوں کی طرف نکالنے کا کہہ رہے تھے؟

اسنے گہرا سانس لے کر اگلے الفاظ پڑھے۔ایک دوست کے کہنے پر اس نے کچھ عرصہ پہلے مصحف ناول پڑھا تھا۔ مصحف سے ہی اس نے سیکھا تھا کہ اللہ ہم سے باتیں کرتے ہیں، قرآن کے ذریعے۔ شروع شروع میں وہ ٹھیک سے خود سے آیات کو ریلیٹ نہیں کر پاتی تھی۔ لیکن اللہ سے بات کرنے کی تڑپ شدید تھی۔وہ محسوس کرنا چاہتی تھی کہ جب اللہ آپ سے بات کرتے ہیں تو کیسا محسوس ہوتا ہے۔اس نے یوٹیوب کے سکولرز کے تفسیر لیکچرز باقاعدگی سے سننے شروع کر دیے۔ان دنوں وہ نماز کی پابندی شروع کر رہی تھی لیکن پابند نہیں ہو پا رہی

www.novelsclubb.com

تھی۔اکثر نماز چھوٹ جاتی تو بہت گلٹ بھی ہوتا۔ایک شام قرآن کی سورۃ بقرہ کی تلاوت کرتے ہوئے ایک آیت اسے فریز کر گئی تھی۔

"اس کتاب (کے اللہ کی کتاب ہونے) میں کوئی شک نہیں پرہیزگاروں کو راہ دکھانے والی۔البقرہ:2

جو لوگ غیب پر ایمان لاتے ہیں اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور ہمارے دیے ہوئے (مال) سے خرچ کرتے ہیں۔البقرہ:3"

یہ پہلی بار تھا جب اسے محسوس ہوا تھا کہ اللہ نے ڈائیریکٹ اس سے بات کی ہے۔ اس دن اسکے آنسو نا جانے خوشی میں بہے تھے یا ندامت سے،اللہ نے اسے نماز نہ چھوڑنے کی تائید کی تھی۔اس نے اس دن سے مظبوط قوتِ ارادی کے ساتھ خود سے ٹھوس عہد کر لیا تھا کہ اب کچھ بھی ہو جائے نماز نہیں چھوڑنی۔اللہ کا میرے لیے نماز نہ چھوڑنے کا خاص حکم اترا ہے۔اسے اللہ کی قربت کی چاہ تھی۔اسکی وہ چاہ اسے اللہ کے اتنا قریب لے گئی کہ اس پر اللہ کے الفاظ واضح ہونے لگ گئے۔

www.novelsclubb.com

"لوگوں کو اندھیروں سے نور کی طرف نکالیں اپنے رب کے اذن کے ساتھ۔

"اس نے اگلی آیت پڑھی۔

"اذن کیا ہوتا ہے؟اس نے لفظوں کے معنی میں دیکھنا چاہا۔اللہ کی اجازت/اللہ کا حکم۔یعنی اللہ کی اجازت،اللہ کے حکم کے بغیر ممکن نہیں کے ہم کسی کو اندھیروں سے روشنی کی جانب لے جائے۔یعنی اگر میری کسی کو اندھیرے سے نکالنے کی کوشش کامیاب نہ ہوئی تو ڈسہارٹ نہیں ہونا بلکہ اللہ سے دعا کرنی ہے۔"

اسنے اگلے لفظ پڑھے۔

"اس راستے کی طرف جو بہت عزت والے خوبیوں کے مالک کا راستہ ہے۔"

"کونسا راستہ؟عزت اور خوبیوں والے رب کا راستہ۔عزت کیا ہے؟لوگوں کا آپکے کام،حسن یا ہنر پر سراہنا؟نہیں عزت تو اللہ بناتا ہے عزت تو وہ تعریف ہے جو اللہ اپنے فرشتوں سے آپ کے لیے کرواتا ہے۔عزت تو اللہ کا اپنے فرشتوں سے یہ کہنا ہے کہ مجھے اس بندے سے محبت ہے تم بھی اس سے محبت کرو۔"زرش کے

چہرے پر بے اختیار ہی مسکراہٹ پھیل گئی تھی۔ ہم دنیاوی خواہشات کے پیچھے بھاگنے والے عام انسان اپنی پوری زندگی، دن رات کی لگاتار محنت لگا دیتے ہیں عزت بنانے کے لیے۔ دنیا کے سامنے اپنا سٹینڈرڈ، اپنا سٹیٹس بنانے کے لیے اور روزِ محشر ہمیں تب کتنا افسوس ہو گا جب ہمیں معلوم ہو گا کہ ہماری وہ دنیاوی عزت تو یہاں کوئی معنی ہی نہیں رکھتی، یہاں تو صرف وہ عزت معنی رکھتی ہے جو اللہ کی طرف سے اللہ کی محبت سے ملی ہوتی ہے۔ حقیقی عزت تو دوسروں کے لیے مشعلِ راہ بننے والوں کی ہے۔ اصل عزت تو اللہ کی راہ میں خود کو انویسٹ کرنے والوں کی ہے۔" اس نے گہرا سانس لے کر خود سے عہد کیا کہ اسے بھی عزت کمانی ہے وہ عزت جو اسے روزِ محشر معتبر کر دے۔ وہ عزت جو اسے اللہ کا قرب دلوا دے نہ کہ دنیا والوں کی دو دنوں کی عزت جو آج ہے کل نہیں۔ وہ ٹیمپریری فوراً ملنے والی عزت کو چھوڑ کر پرمانںٹ عزت کے پیچھے بھاگے گی۔ اللہ کے بندے فوری طور پر ملنے والی ٹیمپریری خواہشات کے پیچھے نہیں بلکہ پرمانںٹ ملنے والی بعد کی خواہشات کے پیچھے بھاگتے ہیں۔

www.novelsclubb.com

(Note: This tadabur is written after getting inspiration from Nemrah Ahmad's course Talib e Quran.)

تب ہی آمنہ اسکے پاس آکر بیٹھی۔وہ جو ہینڈ فری لگائے قرآن پڑھنے میں بہت محو تھی آہٹ پر چونکی۔سر اٹھا کر دیکھا تو آمنہ کو خود کو تکتے پایا۔وہ آمنہ کی جانب دیکھ کر دھیما سا مسکرائی۔اسکی مسکراہٹ اب آمنہ کے لیے پہلے کی طرح جاندار نہیں ہوتی تھی یہ بات آمنہ نے باخوبی محسوس کی تھی۔زرش نے لیپ ٹاپ اور رجسٹر بند کر کے سب سمیٹ کر سائیڈ ٹیبل پر رکھ دیا اب وہ مکمل آمنہ کی جانب متوجہ تھی۔

www.novelsclubb.com

"کچھ کہنا ہے؟"آمنہ کی نظروں کا مسلسل حصار محسوس کرتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"ناراض ہو؟"آمنہ کے پوچھنے پر اسکے چہرے پر حیرت ابھری جسے وہ چھپا گئی۔

"نہیں !"زرش کو آمنہ اور ردا کا رویہ یاد ضرور آیا لیکن وہ نظر انداز کر گئی۔

"پھر؟"زرش کو سمجھ نہیں آیا کہ وہ سب جانتے ہوئے انجان کیوں بن رہی ہے۔

"کیا مجھے تم سے ناراض ہونے کا حق ہے؟"زرش نے سنجیدگی سے پوچھا تھا۔آمنہ کا رویہ اسے باور کروا گیا تھا کہ اب وہ اسکی دوست نہیں رہی پھر اب وہ کیوں پوچھ رہی تھی اسکی ناراضگی کا؟ناراضگی کا حق چھین کر ناراضگی کا پوچھ رہی تھی کیوں؟

"ظاہر ہے ہم کزنز بعد میں،دوست پہلے ہیں۔"آمنہ کی بات پر وہ تلخی سے مسکرائی اسے آمنہ کا ردا کے ساتھ مل کر خود کو نظر انداز کرنا یاد آیا۔ردا تو چلو کئی عرصہ سے ہی ایسی تھی لیکن آمنہ؟

"آمنہ تمہیں نہیں لگتا کہ وقت کے ساتھ حالات کی گرد میں ہماری دوستی بھی کہیں دب سی گئی ہے؟"زرش کے اتنے صاف انداز پر آمنہ نے لب بھینچے۔

"آئی ایم سوری!میرا مقصد تمہیں ہرٹ کرنا نہیں تھا۔"آمنہ تھوڑا جھجھک کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"لیکن پھر بھی تم نے مجھے ہرٹ کیا۔" زرش کوئی شکوہ نہیں کرنا چاہتی تھی لیکن اس لمحے وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہ پائی۔ اسکی بات پر آمنہ کچھ نہ بولی۔

"تم شرمندہ مت ہو۔ غلطی تمہاری نہیں میری ہے جب ہم ضرورت سے زیادہ کسی سے امیدیں لگا لیتے ہیں تو یوں ہی ٹوٹتے ہیں۔" زرش نے اسکی خاموشی نوٹ کر کے کہا۔

آمنہ شرمندہ سی ہو گئی۔ ان کے درمیان مسلسل خاموشی حائل تھی نہ آمنہ میں کچھ کہنے کی ہمت تھی نا زرش کے پاس اسکے لیے الفاظ تھے۔ دلوں میں فرق آنے سے وہ جو ایک دوسرے کو بہت جانتی تھیں اب ایک دم سے ایک دوسرے سے انجان ہو گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"گیارہ بج گئے اب سونا چاہیے۔" زرش نے وال کلاک پر نظر دوڑا کر کہا۔ آمنہ جب بھی یہاں آتی تھی زرش کے کمرے میں ہی ٹھہرتی تھی لیکن اس بار وہ مائرہ کے کمرے میں ٹھہری تھی۔ زرش کو برا لگا تھا لیکن وہ خاموش رہی۔

"مجھے یقین نہیں آرہا تم اتنا کیسے بدل گئی؟ ٹھیک کہتے ہیں وقت اور فاصلے دلوں میں بدگمانی لے ہی آتے ہیں۔" آمنہ کے شکوے پر زرش نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا جسکی آنکھوں میں خفگی واضح تھی۔ بدل تو آمنہ گئی تھی اور شکوہ بھی وہ ہی کر رہی تھی؟

"وقت اور فاصلے قصوروار نہیں ہیں۔ قصوروار وہ سوچ وہ پرائی اورٹیز(priorities) ہیں جو تمہاری اور میری پہلے کی طرح ایک سی نہیں رہیں۔" زرش کے لہجے میں بھی شکوہ واضح تھا۔ دونوں کو اپنی اپنی جگہ ایک دوسرے سے شکوے شکایات تھیں۔

"آمنہ! کیا ہم کچھ دیر کسی بھی شکوے، کسی بھی ناراضگی اور کسی بھی بدگمانی کے بغیر بات کر سکتے ہیں؟ ایک دوسرے کو جج کیے بغیر... ایک دوسرے کی بات کا غلط مطلب نکالے بغیر، نارمل انداز میں؟ جیسے پہلے کرتے تھے؟" زرش کے انداز میں التجاء تھی۔ آمنہ نے مسکرا کر سرہاں میں ہلایا۔ وہ بھی تو یہ ہی چاہتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"مجھے تم سے کچھ باتیں پوچھنی ہیں۔اپنے دل کی تسلی کے لیے۔کیا جواب دو گی؟" زرش کے سوال پر وہ الجھی ضرور لیکن پھر مان گئی۔زرش نے گہرا سانس لے کر خود کو تیار کیا وہ جانتی تھی کہ آمنہ کو اسکے سوال پسند نہیں آئیں گے لیکن وہ ایک بار کوشش کرنا چاہتی تھی(اسے اندھیرے سے روشنی کی طرف لانے کی چھوٹی سی کوشش۔)چاہے کامیاب ہوتی یا نہیں۔چاہے آمنہ اب اسے غلط ہی سمجھتی لیکن وہ ایک کوشش ضرور کرنا چاہتی تھی۔

"مجھے سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے پوچھوں؟کہاں سے شروع کروں... تمہیں شاید برا لگے..."زرش کچھ دیر بعد بے بسی سے بولی۔

"تم بے فکر ہو کر پوچھو۔میں آج واقعی تم سے کلیئر بات کرنے آئی ہوں۔اور چاہتی ہوں کہ یا تو ہمارے درمیان کی سرد مہری ختم ہو جائے، نہیں تو کم از کم سرد مہری کی وجہ تو واضح ہو۔"آمنہ کی بات پر اسکی تھوڑی ہمت بندھی۔

www.novelsclubb.com

"آمنہ اس رات تم نے مجھ سے ایک سوال کیا تھا یاد ہے؟" زرش کے سوال پر آمنہ کے چہرے کا رنگ بدلہ وہ اسی ٹاپک سے بچنا چاہ رہی تھی اور زرش نے جب بات کی بھی تو اسی ٹاپک کو زیرِ بحث رکھا۔

"ہاں یاد ہے۔" کچھ توقف کے بعد وہ بولی۔

"تم کسی میں انولو ہو؟" زرش کے اگلے سوال پر اس نے گہرا سانس خارج کیا۔ اب اگر وہ اس سے بات کلئیر کرنے آ ہی گئی تھی تو بہتر تھا کہ ہر بات ہو جائے۔ اور ویسے بھی وہ زرش سے ہر بات شئیر کرنے کا ارادہ رکھ کر آئی تھی لیکن اسے اس سے اتنے شدید ریکشن کی امید نہ تھی جس اس نے اس رات دیا تھا۔

"ہاں! پچھلے سال سے۔" آمنہ کے اتنے اطمینان سے کہنے پر زرش کا دل دکھا۔ اسے آمنہ کے چہرے پر زرا برابر بھی شرمندگی یا جھجک محسوس نہ ہوئی تھی۔

www.novelsclubb.com

"کیوں؟" زرش نے سیدھا سوال کیا۔ اس کے سوال پر وہ ایک لمحے کے لیے گڑبڑائی ضرور لیکن پھر سنبھل گئی۔

"کیا مطلب کیوں؟ضروری نہیں ہے کہ ہر چیز کی کوئی وجہ ہو۔"آمنہ نے کندھے اچکا کر کہا۔

"اس دنیا میں کچھ بھی بغیر وجہ کے نہیں ہوتا۔"

"محبت سے بڑھ کر بھی کوئی وجہ ہو سکتی ہے؟"آمنہ کے جواب پر زرش کچھ لمحے اسے دیکھتی رہی۔

"تم اس سے محبت کرتی ہو؟"زرش نے حیرت سے پوچھا۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ بات اتنی آگے کی ہو گی۔

"ہاں اور وہ بھی مجھ سے محبت کرتا ہے۔"آمنہ کے چہرے پر اسے گہری مسکراہٹ محسوس ہوئی۔وہ اسکی مسکراہٹ سے ہی اندازہ لگا سکتی تھی کہ وہ اس سب میں کس حد تک انوول ہو چکی تھی۔

"کون ہے وہ اور یہ سب کیسے؟"اسے اب تک یقین نہیں آرہا تھا کہ آمنہ بھی اس سب میں انوول ہو سکتی ہے۔

"فیس بک فرینڈ ہے۔اصل میں وہ میری دوست فرح کا جاننے والا ہے بس اسی کے ذریعے فیس بک پر ملاقات اور دوستی ہوئی۔پتہ ہی نہیں چلا کب یہ دوستی محبت میں بدل گئی۔"

"تو تم لوگ شادی بھی کرو گے؟"زرش کے سوال پر وہ کھلکھلا کر ہنسی تھی۔

"ابھی اتنا آگے کا نہیں سوچا۔ویسے بھی ابھی وہ خود پڑھ رہا ہے پیرس میں۔پھر کیرئیر بنائے گا اس کے بعد ہی یہ سب ممکن ہو گا۔ویسے مجھے بھی کوئی جلدی نہیں ابھی میں اپنی پڑھائی مکمل کروں گی۔"

"یعنی چار پانچ سال تو لگ ہی جائیں گے؟"زرش کے سوال پر اس نے گردن کو ہاں میں جنبش دی۔

www.novelsclubb.com

"رکو میں تمہیں اسکی تصویر دکھاتی ہوں۔"آمنہ نے پر جوش ہو کر موبائل آن کیا اور واٹس ایپ میڈیا سے تصویر نکال کر دکھائی۔سامنے ایک مناسب شکل و صورت والا لڑکا تھا۔زرش کا دماغ پروفائل میڈیا میں نظر آنے والی آمنہ کی

تصویروں میں اٹک گیا۔اس نے بیک کر کے آمنہ کی تصویریں دیکھیں وہ مائرہ کی منگنی کی تصویریں تھی۔

"تم لوگ پکس بھی ایکسچینج کرتے ہو؟"زرش کے حیرت سے پوچھنے پر آمنہ جھنجھلائی۔

"کم آن زرش! یہ عام سی بات ہے اتنے عجیب ریکشن نہ دو۔"

"اگر اتنی محبت ہے تو نکاح کر لو۔شادی جب کیریئر بن جائے تب کر لینا۔"زرش کو کچھ اور نہ سوجھا تو مفت کا مشورہ جھاڑ دیا۔

"یہ ممکن نہیں! کیونکہ امی ابو نہیں مانیں گے۔اور نہ ہی ابھی اس کے پیرنٹس مانیں گے۔"

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے پھر تم اس سے بات کرنا چھوڑ دو۔کیونکہ یہ غلط ہے۔اور حرام تعلقات ذلت کی طرف لے جاتے ہیں۔اس راہ پر سکون نہیں ہے یہاں دل ٹوٹتے ہیں۔"

اسکے نئے مشورے پر آمنہ نے اسے گھورا۔

"یہ بھی ممکن نہیں۔اپنی محبت کو چھوڑنا آسان نہیں ہوتا۔اگر میں ایک دن اسکی آواز نہ سنوں تو مجھے زندگی بے رنگ سی لگتی ہے۔"

"لیکن آمنہ یہ غلط ہے۔"زرش نے بیچارگی سے کہا۔

"تمہاری طرح میں بھی یہ ہی سمجھتی تھی۔لیکن یہ محبت مجھ پر کسی وحی کی طرح نازل ہوئی ہے۔یہ جذبہ میرے دل میں اللہ نے ڈالا ہے۔اور کسی کو چاہنا،کسی سے محبت کرنا غلط نہیں ہے۔زرش دین اتنا سخت ہے نہیں جتنا ہم نے خود پر کیا ہوا ہے۔دو دن کی زندگی ہے۔چل کر و یار!"زرش نے تاسف سے اسکی جانب دیکھا۔اسکی اچھی برین واشنگ ہوئی ہوئی تھی۔

"تم شیطانی بہکاوے کو اللہ کی عطا کا نام دے رہی ہو؟"زرش کی بات پر وہ چڑی تھی۔

www.novelsclubb.com

"زرش میں تم سے یہ سب اس لیے نہیں شئیر کر رہی کہ تم مجھ پر فتویٰ لگانا شروع کر دو۔"

"میں فتویٰ نہیں لگا رہی۔ تم میری دوست سے زیادہ بہن ہو میں تمہیں ان تاریک راہوں سے بچانا چاہتی ہوں۔" آمنہ کو اب پچھتاوا ہو رہا تھا کہ اس نے زرش سے یہ بات شروع کی ہی کیوں؟

"تم میری محبت کو تاریک راہوں کا نام مت دو۔"

"نا محرم کی محبت تاریک ہی ہوتی ہے۔ یہ ایک گہری دلدل ہے جس میں جب انسان اترتا ہے تو مکمل ڈوب کر تباہ ہو جاتا ہے۔ کوئی گناہ کتنا بھی عام ہو، رہتا وہ گناہ ہی ہے۔ میں تمہیں کچھ نیا نہیں بتا رہی یہ سب تم جانتے ہوئے فراموش کر رہی ہو صرف محبت کی خاطر۔ میری باتیں بے شک تمہیں بری لگ رہی ہوں گی لیکن صرف اتنا بتا دو کیا تمہیں اس نا محرم شخص سے اس حد تک محبت ہے کہ اس کی خاطر جہنم کی کھائی میں اتر جاؤ؟ اگر اتنی ہمت ہے تو جاری رکھو محبت اور اگر نہیں تو ابھی بھی وقت ہے اپنے قدم روک لو۔" زرش کی بات پر آمنہ کے چہرے کا رنگ فق سے غائب ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"بارہ بج گئے ہیں میں کھانے کو کچھ لاتی ہوں۔" زرش کہہ کر اٹھ گئی وہ آمنہ کو سوچنے کا کچھ وقت دینا چاہتی تھی۔اسکا کام صرف راستے کا تعین کروانا تھا وہ اس نے کروایا آگے کا کام آمنہ کا خود کا تھا۔آمنہ ہمیشہ سے اللہ کے قریب ہی رہی تھی بلکہ وہ ہی تھی جو جب پاکستان آتی تو زرش کو زبردستی اپنے ساتھ نمازوں میں شامل کرتی آمنہ کے والد (قاسم صاحب) نے ہمیشہ زبردستی اپنے بچوں کو نمازیں پڑھوائی تھیں۔جب تک وہ چھوٹی تھی عادت اور ابو کی ڈانٹ کے ڈر سے پڑھتی رہی لیکن جیسے ہی بڑی ہوئی باپ کی ڈانٹ کا ڈر کم ہوا تو اس نے راہیں بدل لیں۔وہ اللہ کو بھول گئی۔وہ کیسے اللہ کو بھول گئی؟ زرش کو سمجھ آگئی تھی کہ گناہ ایسی کھائی ہے جس میں صرف ایک قدم ہی آپ کو اٹھانا ہوتا ہے بس! باقی وہ کھائی خود ہی کسی مکناطیس کی طرح آپ کو کھینچ لیتی ہے۔کبھی کبھار ایک چھوٹا سا گناہ جسے معمولی جان کر ہم کر جاتے ہیں وہ ہی ہمارا گمراہی کے راستے کا پہلا قدم ثابت ہوتا ہے۔ آمنہ کے ساتھ بھی یہ ہی ہوا تھا اس نے نامحرم دوستی کو عام گناہ سمجھ کر اپنا لیا اور وہ ہی اسے اس حد تک گمراہ کر گئی کہ وہ اب نمازیں ہی بھول بیٹھی تھی۔

www.novelsclubb.com

کمرے میں بیٹھی آمنہ گہری سوچ میں گم تھی۔

یہ چناؤ نامحرم محبت اور دینی احکامات کے درمیان نہ تھا بلکہ یہ چناؤ تو اللہ اور جہنم کے درمیان کا تھا۔نامحرم محبت کا چناؤ یعنی جہنم کا چناؤ۔

نامحرم محبت غلط تھی یہ وہ جانتی تھی لیکن اس حد تک غلط تھی یہ اس نے آج تک نہ سوچا تھا یا سوچنا چاہا ہی نہ تھا۔زرش اسے شمع کی ایک کرن تھما گئی تھی اب یہ اس پر تھا کہ اسے محفوظ کر کے اپنی راہیں روشن کر لے یا پھونک مار کر تاریک راہوں پر ہی رہے۔

آمنہ نے بے اختیار ہی اپنا سر تھاما تھا۔

زرش نے کچن کی لائٹ آن کی اور کولر سے پانی ڈال کر شیلف پر ہی بیٹھ گئی اور پینے لگی۔

"پتہ نہیں لڑکیاں نامحرم شخص سے باتیں کرنے کو اتنا نارمل کیوں سمجھتی ہیں؟ شروعات ہمیشہ دوستی کے پردے سے ہی کی جاتی ہے اور پھر کب وہ پردہ چاک کیا

جاتاہے اسکا انہیں خود اندازہ نہیں ہوتا۔اگر کسی سے محبت ہے یا کوئی پسند ہے تو پہلے رشتہ حلال کرواگر ممکن نہیں تو چھوڑدو۔دنیا ختم نہیں ہوجاتی،ناسانسوں کا تسلسل ٹوٹتا ہے۔صبر آہی جاتاہے۔اگر خود سے محبت ہے تو چھوڑدو۔اگر نہیں تو کود جاؤ اپنی محبت کے ساتھ جہنم کے گڑھے میں۔کہنے کو تو محبت کتنا پاکیزہ سالفظ ہے نا... لیکن جب اس پاکیزہ لفظ کے ساتھ نامحرم لگتاہے تو گناہوں کا آغاز ہوتا ہے۔شروع شروع میں آواز سننے کی ایک دوسرے کو دیکھنے کی باتیں کرنے کی لذت پھر یہ سلسلہ رکتا نہیں بلکہ بڑھتا چلا جاتاہے۔آپ اس گڑھے میں ایک قدم رکھو بس ایک قدم اسکے بعد آپ کو کچھ نہیں کرناپڑے گا یہ گڑھا آپکو خود ہی میگنٹ کی طرح کھینچ کر نگل جائے گا۔لوگ اس گڑھے میں اتر کر اپنی بربادی کا سامان خود کرتے ہیں پھر کہتے ہیں کہ ہماری کیا غلطی ہم نے تو بس محبت کی تھی؟کیا واقعی صرف محبت ہی کی تھی؟"سوچتے ہوئے وہ شیلف سے اتری اور فریج میں کھانے کے لیے کچھ ڈھونڈنے لگی۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

"ادھر میری طرف پھینکو شاباش"

"اذلان! ماموں کی طرف پھینکو شاباش ماموانتظار کر رہے ہیں۔"

"زوہا بچے نہیں تنگ کرو، بھائی چھوٹا ہے اسے کھیلنے دو۔" مستقیم اس وقت چھت پر موجود اپنے بھانجے بھانجی کے ساتھ فٹ بال کھیل رہا تھا۔ زوہا اذلان سے فٹبال لینے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی جسے اذلان اپنی ذاتی پراپرٹی سمجھتے ہوئے دبائے بیٹھا تھا۔ زوہا نے ایک دم اس سے فٹبال کھینچی اور عین اسی وقت اس میں رونالڈو کی روح جاگی اور اس نے فٹ بال کو زوردار کک سے اوپر والی چھت پر پہنچادیا۔ اذلان اپنی بہن کی اس سنگدلی پر گلہ پھاڑ کر رونے لگا۔ مستقیم نے اپنا سر تھاما تھا۔

ابوبکر جو سیڑھیوں سے اوپر آرہا تھا گھوڑا بنے مستقیم کو دیکھ کر مسکرایا جس کی پیٹھ پر دوسالہ اذلان بیٹھا خوشی سے اچھل رہا تھا اور پانچ سالہ زوہا اپنے دوپٹے کو اسکے گلے میں ڈالے گدھے کی طرح اسے کھینچ رہی تھی۔ ابوبکر موبائل نکال کر اس منظر کو قید کر کے کھلکھلا کر ہنس دیا۔ اور مستقیم ابوبکر کو دیکھ کر بیچاری سی شکل بنا کر رہ گیا۔

www.novelsclubb.com

نویرہ ابو بکر کے ساتھ زریب کے چیک اپ کے لیے صبح سے گئی ہوئی تھی اسی وجہ سے یہ دونوں بچے مستقیم کی نگرانی میں تھے اور انہوں نے صبح سے اسے پاگل کر دیا تھا۔ کبھی باہر جانا تھا، کبھی چیز کھانی تھی، کبھی کارٹون دیکھنے تھے اور کبھی کھیلنا تھا۔

مستقیم جبرائیل پر آج یہ انکشاف ہوا تھا کہ اسکی بہن کے بچے اپنی ضرورت منہ سے کہہ کر بیان نہیں کرتے تھے بلکہ صرف گلہ پھاڑ کر رو کر آلارم دیتے تھے اب یہ سامنے والے پر انحصار کرتا تھا کہ وہ کتنا عقلمند تھا اور کتنی جلدی انکی ضرورت سمجھ سکتا تھا۔ آج اسے پتہ چلا تھا کہ اسکا ٹاپر دماغ اصل میں کس حد تک ناکارہ تھا جسے تقریباً آدھا گھنٹہ ضرور لگ جاتا تھا یہ اندازہ لگانے میں کہ انہوں نے اب کارٹون دیکھنے ہیں، کھانا کھانا ہے یا سونا ہے۔ وہ تو شکر ہے خدیجہ بیگم گھر ہی تھیں جنہیں نویرہ کی طرح بچہ مخلوق کی زبان آتی تھی اگر وہ بھی گھر نہ ہوتیں تو یقیناً مستقیم نے بھی انکے ساتھ مل کر گلہ پھاڑ کر رونا شروع کر دینا تھا۔

••

پھوپھو، آمنہ اور احمد پچھلے تین دنوں سے انہی کے گھر ٹھہرے ہوئے تھے۔ زرش کا کالج سٹارٹ ہو چکا تھا اسی لیے اسکا آجکل کم ہی آمنہ سے سامنہ ہوتا تھا۔ ان کے درمیان دوبارہ اس بارے میں بات نہ ہوئی تھی۔

وہ سب اس وقت لان میں بیٹھے شام کی چائے سے لطف اندوز ہو رہے تھے اور پھپھو اور ابو اپنے بچپن کے قصے چھیڑ کر بیٹھے ہوئے تھے جسے سنتے ہوئے وہ سب ہنس رہے تھے۔

"بس وقت گزرتے پتہ بھی نہیں چلتا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے کچھ عرصہ پہلے ہی ہماری شادیاں ہوئی تھیں اور اب بچوں کی شادیاں کر رہے ہیں۔" نعیم صاحب کے کہنے پر پھپھو اور شبانہ بیگم دونوں نے اتفاق کیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"وقت تو بس یوں ہی ہے۔ آج ہم تندرست بیٹھے ہیں کل ہمارے ہی جنازے اٹھ رہے ہوں گے۔" پھوپھو تاسف سے بولی تھیں۔

زرش سو کر تھوڑی دیر پہلے ہی اٹھی تھی اب وہ عصر کی نماز پڑھ کر لان میں ہی سب کے پاس آگئی۔ بڑے چائے پیتے ہوئے اپنی ہی باتوں میں مصروف تھے۔ اوہان احمد، حدید اور امل سب ساتھ گراج میں کرکٹ کھیل رہے تھے۔ ہر دو منٹ بعد انکی طرف سے آؤٹ، نو بال، چیٹنگ کا شور اٹھتا تھا۔ آمنہ ایک طرف کرسی پر بیٹھی بڑوں کی باتیں سن رہی تھی۔ بظاہر سب کے درمیان بیٹھی وہ ذہنی طور پر وہاں موجود ہی نہ تھی۔ زرش کے اسکے پاس آکر بیٹھنے پر بھی اس نے کوئی توجہ نہ دی۔

"پھوپھو! آپ شادی کی شاپنگ ہمارے ساتھ ہی کریں گی نا؟" زرش کے پوچھنے پر پھوپھو مسکرائیں۔

www.novelsclubb.com

"ارادہ تو میرا یہ ہی تھا لیکن شائستہ بھابھی نے بہت مان سے کہا ہے کہ انکے ساتھ کروں۔" پھوپھو کے کہنے پر زرش خاموش ہو گئی۔

"اور شادی وہ کس کی طرف سے اٹینڈ کریں گی؟" زرش کو نا جانے آج کیسے خیال آ گیا تھا۔

"مہندی تو اکٹھی ہی ہے۔ تو برات اپنی بھتیجی کی طرف سے اور ولیما اپنے بھتیجے کی طرف سے۔"

"ہاں میں بھی یہی سوچ رہا تھا آپکا تو ڈبل ڈبل رشتہ نکلتا ہے۔" بڑے ایک بار پھر اپنی باتوں میں مصروف ہو گئے تھے۔ زرش نے چہرہ پھیر کر آمنہ کو دیکھا جو اپنے کپ کے ڈیزائن پر انگلی پھیر رہی تھی۔ شاید وہ جان بوجھ کر زرش کو نظر انداز کر رہی تھی کم از کم زرش کو تو ایسا ہی محسوس ہوا۔

"آمنہ شادی کے ڈریسز کو لے کر کوئی تھیم ڈسائڈ کی؟" زرش نے بالآخر اسے مخاطب کر ہی لیا۔

"ہاں وہ میں اور ردا مل کر ڈسائڈ کر لیں گے۔ تم بے فکر رہو۔" آمنہ روکھے انداز میں کہہ کر اٹھ گئی۔ زرش کو اس کے رویئے سے بہت ہتک محسوس ہوئی۔ نا چاہتے

www.novelsclubb.com

ہوئے بھی اسکی آنکھیں نم ہوئیں۔اس نے یہ تو نہیں چاہا تھا۔اگر اس نے آمنہ کو وہ سب کہا تھا تو صرف اس وجہ سے کہ آمنہ اسے بہت عزیز تھی ورنہ اسے کیا ضرورت تھی چلنے دیتی اسے غلط راہوں پر۔

••••••••••••••••••••••••••••••••••••

مستقیم گود میں بٹھائے ازلان کو چاول کھلانے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔وہ جیسے ہی چمچ اس کے منہ کے سامنے لے کر جاتا وہ چہکتا ہوا اسے اپنے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں سے پکڑ کر گرا دیتا۔ابوبکر واپس جا چکا تھا کیونکہ اسکے پاس ایک ہفتے سے زیادہ کی چھٹیاں نہیں تھیں۔نویرہ باجی زریب بھائی کے سامنے موجود بیڈ پر بیٹھی کھانا نکال کر دے رہی تھیں اور زریب کی خاموش نظریں چہکتے ہوئے ازلان پر ٹکی ہوئی تھیں۔وہ بیڈ تک محدود ہو کر رہ گیا تھا۔بیڈ کے بائیں جانب زوہا سوئی ہوئی تھی۔ انکے سسرال میں ایک ساس،ایک غیر شادی شدہ نند کے علاوہ دو بھائی رہتے تھے۔بڑا بھائی کے چار بچے تھے اور چھوٹا ابھی غیر شادی شدہ تھا۔

www.novelsclubb.com

نویرہ کی ساس نند اور جیٹھ نے بہت زور لگایا تھا کہ انکی نند کی شادی ابو بکر سے کر دی جائے۔پہلی بات تو ابو بکر ہی نہیں مانا تھا۔وہ نہیں چاہتا ہے وہ لڑکی جس نے ایک عرصے تک اسکی بہن کی زندگی عذاب بنائی رکھی وہ اس گھر میں آکر یہاں کا سکون خراب کرے۔اسکی ساس نے بہت واویلا مچایا تھا۔وہ یہاں تک کہہ گئی تھیں کہ اگر یہ رشتہ نہ ہوا تو وہ نویرہ کا گھر بھی بسنے نہیں دیں گی۔ابو بکر اپنی بہن کے گھر کی خاطر مان بھی ضرور جاتا لیکن زریب نے خود ہی اپنے گھر میں دوٹوک بات کر لی کہ اسکی بہن کا رشتہ کروانا نویرہ یا اسکے گھر والوں کی ذمے داری نہیں۔اسکی بہن کا رشتہ جب اللہ کو منظور ہو گا ہو جائے گا۔اسکی بیوی کو مزید تنگ نہ کیا جائے ورنہ وہ گھر الگ کر لے گا۔زریب نویرہ کے ساتھ تھا تو یہ بات جلد ہی ختم ہو گئی۔لیکن اس سب سے نویرہ کا سسرال زریب سے خائف ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایکسیڈنٹ کے اگلے دن وہ سب آکر مل گئے تھے۔اور انکا بڑا بھائی جبرائیل صاحب سے یہ تک کہہ گیا کہ اسکا روزگار اتنا اچھا نہیں کہ اپاہج بھائی اور اسکے خاندان کو پال سکے۔اسلیے وہ اپنی بیٹی اور اسکے بچوں کو یہیں رکھ لیں اور وہ اپنے بھائی کو کسی اپاہج

سینٹر جمع کروادیں گے۔جبرائیل صاحب نے غصے سے انکی بات کاٹ دی اور کہا کہ انکی بیٹی اور اسکا خاندان ان پر بھاری نہیں اس لیے انہیں زریب کے لیے بھی پریشان ہونے کی ضرورت نہیں۔اس دن کے بعد سے زریب یہیں تھا۔پہلے اپاہج ہونا اور پھر خاندان کا دستبردار ہونا اسے توڑ گیا تھا۔کسی پر بوجھ بننے کا احساس اسے اندر ہی اندر کھا رہا تھا۔جبرائیل صاحب نے اسے بہت سمجھایا تھا کہ وہ اپنے آپ کو غیر نہ سمجھے بلکہ اس گھر کو اپنے باپ کا گھر سمجھ کر رہے لیکن وہ کیسے سمجھ لیتا؟ڈاکٹرز کے مطابق وہ ویسے تو ریکوری کی طرف جارہا ہے لیکن اسکا دماغ مسلسل بوجھ تلے تھا جو اس کے لیے اچھا نہیں تھا۔سب نے اسے بہت سمجھایا کہ اسکو اللہ کی رضا سمجھ کر اللہ کا شکر ادا کرے کہ کم از کم اسکا سایہ تو اسکے بچوں کے سر پر ہے۔لیکن اسے ہمیشہ ہی یہ بات رلا جاتی تھی کہ اسکے بچے باپ کے ہوتے ہوئے بھی دوسروں کے محتاج ہو گئے تھے۔ایک خودار آدمی کے لیے ایک دم سے دوسروں کے کندھوں کا بوجھ بن جانا آسان نہیں ہوتا۔وہ خاموش رہنے لگ گیا تھا۔اسے زبردستی بلاتے تو ہوں ہاں میں جواب دے دیتا ورنہ خاموش رہتا۔جب ازلان اپنے بازو اسکے سامنے

پھیلا کر گود میں اٹھانے کی فرمائش کرتا تو وہ بے بسی سے رو دیتا تھا۔وہ ایک مظبوط مرد تھا لیکن یہ معذوری اسے ہر طرح سے کمزور کر گئی تھی۔ مستقیم جان بوجھ کر سارا وقت ازلان کو لے کر گھومتا رہتا تاکہ وہ زریب کے سامنے جا کر باہر لے کر جانے کی فرمائش نہ کرے۔نویرہ بھی اس کے سامنے ایسے پیش آتی تھی کہ جیسے کچھ ہوا ہی نہیں سب پہلے جیسا ہے لیکن اسکی سرخ سوجھی ہوئی آنکھیں اسکا دکھ ناچاہتے ہوئے بھی زریب پر عیاں کر جاتی تھیں۔جبرائیل صاحب اور خدیجہ بیگم کا روئیہ ایسا تھا جیسے وہ انکا داماد نہیں بلکہ اپنا بیٹا ہو۔اور انکا یہ روئیہ اسے احساس ندامت سے دوچار کرواجاتا۔وہ لوگ بھی آخر کب تک اسکا بوجھ اٹھائیں گے؟ یہ تو زندگی بھر کا روگ تھا۔ کبھی کبھی تنہائی میں نماز ادا کرتے ہوئے زریب شدت سے دعا کرتا کہ اسے موت آجائے۔اس طرح سے جبرائیل صاحب کا ایک بوجھ کم ہوگا۔صرف بیٹی اور اسکے بچے ہوں گے۔کم از کم اسکا بوجھ تو نہ ہوگا۔پہلے اسکی جو نظریں جبرائیل صاحب کے سامنے عزت سے جھکتی تھیں اب وہ آنکھیں شرمندگی سے جھکتی تھیں۔وہ اب نظریں ملا کر بات نہیں کرتا تھا۔اسکا نظریں چرانا

www.novelsclubb.com

سب نے محسوس کیا تھا لیکن سب بے بس تھے وہ چاہ کر بھی زریب کو اس احساسِ جرم سے نکال نہیں پا رہے تھے جس میں وہ قصوروار تھا ہی نہیں۔

"مستقیم! امی سے کہو کہ اس چھوٹو کو کھانا کھلا دیں۔ تم سے نہیں کھلایا جائے گا۔"

نویرہ کی آواز پر زریب سوچوں سے باہر آیا۔

"بڑا ہی کوئی شریر بچہ ہے۔ مجال ہے کہ قابو آجائے۔" مستقیم ہنس کر کہتا ہوا اسے گود سے اٹھا کر صوفے پر بیٹھا کر خدیجہ بیگم کو بلانے چلا گیا۔ اور نویرہ اٹھ کر ازلان کے پاس آگئی۔

"گندا بے بی! تنگ کرتا ہے ماموں کو.. کھانا کیوں نہیں کھاتا۔" نویرہ اسے گود میں اٹھا کر اسکے گال کو مصنوعی غصے سے کھینچتی ہوئی بولی۔ ازلان نے ماں کو غصے میں دیکھا تو فوراً سے آگے ہو کر اسکی ناک چوم لی اس کی اس حرکت پر نویرہ کھلکھلا کر ہنس دی۔

یہ ٹرک وہ ماں کا غصہ بھگانے کے لیے استعمال کرتا تھا جو اسے زریب نے ہی سکھائی تھی۔ زریب نے ہی اپنے دونوں بچوں کو سکھایا تھا کہ مما جب بھی غصہ کریں تو

www.novelsclubb.com

انہیں کس دے دینی ہے پھر وہ غصہ نہیں پیار کریں گی۔یہ ٹرک اتنی موثر ثابت ہوئی تھی کہ اب انکا معمول بن گئی تھی۔نویرہ کی کھلکھلاہٹ سن کر کھانا کھاتے زریب کا ہاتھ تھم گیا۔اس نے نظریں اٹھا کر نویرہ کی جانب دیکھا۔آج کتنے وقت بعد وہ یوں کھلکھلا کر ہنسی تھی۔زریب کو ایسا محسوس ہوا کہ اس سارے وقت میں اگر کچھ قابلِ سکون تھا تو وہ نویرہ کی ہنسی تھی۔وہ تو ہمیشہ ہی نویرہ کے چہرے پر ایسی مسکراہٹ دیکھنا چاہتا تھا لیکن اب؟.... کیا اب وہ کبھی نویرہ کی مسکراہٹ کی وجہ بن پائے گا؟... کیا وہ اب اسے کوئی خوشی دے پائے گا؟...اب تو وہ صرف آنسو،افسوس اور ملال ہی دے سکتا تھا۔ایک دم سے ہی زریب کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔ اسکا دل چاہا وہ اپنی بے بسی پر دھاڑے مار مار کر روئے لیکن وہ نہیں رو پایا۔

"کیا سوچ رہیں ہیں زریب؟ کھانا کیوں نہیں کھا رہے ہے؟"نویرہ کے پوچھنے پر اس نے سرخ آنکھوں سے اسکی جانب دیکھا جو اب ازلان کو اپنی گود میں بٹھائے چاول کھلا رہی تھی اور وہ شرافت سے کھا رہا تھا۔

"بھوک نہیں ہے۔" زریب نے کہہ کر سر بیڈ کراؤن سے ٹکالیا۔ دل بالکل بجھ چکا تھا۔

"آپ نے ابھی کھایا ہی کیا ہے؟ چلیں شاباش سارا ختم کریں۔" نویرہ کے پیار سے کہنے پر اس نے آنکھیں کھولیں۔

"مت کرواتنی ہمدردی مجھ سے۔ تنگ آگیا ہوں میں۔" ناچاہتے ہوئے بھی اسکی آواز اونچی ہوگئی تھی۔ نویرہ نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا۔ زریب کبھی اس سے اونچی آواز میں بات نہیں کرتا تھا۔ آج بھی اگر کی تھی تو اس لیے کہ وہ بے بسی کی انتہا پر تھا۔ نویرہ کو اسکے اونچا بولنے نے نہیں تکلیف پہنچائی تھی بلکہ اسکے لفظ 'ہمدردی' نے تکلیف پہنچاتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"ہمدردی؟ زریب آپ میری محبت کو ہمدردی کا نام دے رہے ہیں؟" اسکی آنکھوں میں پہلے حیرت پھر صدمہ اور پھر نمی ابھری۔

زریب خاموشی سے نظریں چرا گیا۔

"آپ کیوں کر رہے ہیں ایسا؟ زریب یہ اللہ کا فیصلہ تھا۔ آپ کیوں قبول نہیں کر لیتے کہ یہ آزمائش ہے۔" اسکی آنکھوں سے آنسو بہے تھے جسے اس نے صاف کرنے کی زحمت نہیں کی۔

زریب نے چہرہ موڑ کر اپنے آنسوؤں کو روکنا چاہا۔

"اگر یہ صرف میری آزمائش ہوتی تو میں ایک بھی شکوہ کیے بغیر قبول کر لیتا۔ لیکن یہ مجھ سے جڑے لوگوں کی آزمائش ہے، انکی تکلیف ہے جو مجھے سکون نہیں لینے دیتی۔ نویرہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں مر جاؤں۔۔۔ میں بہت دعائیں کرتا ہوں...پر وہ قبول نہیں ہوتیں... تم دعا کیا کرو... شاید اللہ تمہاری سن لیں۔" وہ آنسوؤں کو اپنے دل میں اتارتے ہوئے بے بسی سے کہہ رہا تھا۔ اسکے الفاظ نویرہ کو دنگ کر گئے تھے۔ وہ کیسے اپنی موت کی دعا اسے مانگنے کو کہہ رہا تھا جو تہجد میں روتے ہوئے اپنے شوہر کی لمبی برکت والی زندگی مانگتی تھی۔

www.novelsclubb.com

"آپکی ٹانگوں کا سن کر مجھے اتنی تکلیف نہیں ہوئی تھی جتنی اب آپ کی باتیں مجھے تکلیف دے گئی ہیں۔بہت شوق ہے موت کا تو یہ بھی دعا کیا کریں کہ ہم سب بھی مر جائیں۔آپ کے بغیر ہم کیا کریں گے کبھی سوچا ہے؟جس زندگی کے لیے میں دن رات دعائیں مانگتی ہوں آپ ایک لمحے میں ہی اسے بے مول کر گئے ہیں۔" وہ روتے ہوئے کہہ کر ازلان کو وہیں بٹھا کر باہر نکل گئی اور زریب کی آنکھ پر ٹھہرا آنسو ضبط کی آخری حد پار کرتے ہوئے آنکھ سے بہہ گیا۔اس نے بے بسی سے اپنا سر تھاما تھا۔زوہا بھی ماں کے چیخنے سے ایک دم نیند سے اٹھ گئی تھی اور جب اپنا سر تھامے ہوئے باپ کو روتے دیکھا تو فوراً سے اٹھ کر اپنے ننھے بازوؤں میں باپ کو چھپالیا۔ زریب نے آنکھیں صاف کرتے ہوئے اپنی بیٹی کو دیکھا۔

"بابا! سوپر-مین رویا نہیں کرتے آپ بھی نہ رویا کریں۔" وہ اپنے باپ کے آنسوؤں کو اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے صاف کرتے ہوئے سمجھا رہی تھی۔ازلان اب چمچ بھر بھر کر چاول اِدھر اُدھر اچھال رہا تھا۔

"آپ کے بابا سوپر- مین نہیں ہیں۔" یہ بات اس نے کس دل سے کہی تھی یہ وہی جانتا تھا۔

"نہیں! ماما کہتی ہیں آپ سوپر- مین ہیں۔ وہ کہتی ہیں اللہ نے آپ کو ہمارا سوپر- مین بنایا ہے اس لیے میں جب بھی نماز پڑھوں تو اللہ سے دعا کروں کہ وہ ہمارے سوپر- مین کو بہت ساری پاؤر دیں۔ اور انہیں ہمیشہ ہمارے ساتھ، ہمارے پاس رکھیں۔"

زوہا کی بات پر اسکے گلے میں ایک گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی وہ مشکل سے مسکرایا تھا۔

"پھر آپ دعا کرتی ہو؟"

"ہاں کرتی ہوں۔ اور ماما کہتی ہیں اللہ بچوں کی دعا جلدی سنتے ہیں۔ اس لیے اب آپ جلدی ٹھیک ہو جائیں گے۔" زوہا کی بات پر وہ مسکرا بھی نہ سکا۔ اسے اللہ سے شکوہ تھا کہ اسے موت کیوں نہیں آتی؟ کیسے آجاتی جب اسکی زندگی مانگنے والے اتنے تھے۔ زوہا اب بیڈ سے اتر کر ازلان کو کمرہ گندا کرنے پر ڈانٹ رہی تھی وہ بڑی بہن ہونے کا خوب فائدہ اٹھاتی تھی۔ زریب نے اپنے بچوں کو دیکھا اور سوچا کیا جتنے

پرسکون یہ اب نظر آرہے تھے اگر وہ نہ رہا کیا تب بھی اتنے پرسکون رہیں گے ؟

نویرہ جواب مظبوط نظر آتی تھی کیا تب بھی اتنی مظبوط نظر آئے گی؟

••••••••••••••••••••••••••••••••

ڈھلتی شام کا ہلکا نارنجی سورج اس کے دل کی امیدوں کی طرح ڈوبتا جا رہا تھا۔ سر جھکائے ہاتھوں کو ٹراؤزر کی جیبوں میں ڈالے وہ سوچوں میں گم خالی سڑک پر چلتا جا رہا تھا۔ دور کہیں مغرب کی آذان کی صدا گونج رہی تھی۔ آذان کی آواز پر اس نے سر اٹھا کر آسمان کی جانب دیکھا جہاں اب ہلکا ہلکا اندھیرا تھا۔ اسکے قدموں نے مسجد کی جانب اٹھنا چاہا لیکن دل کی ناامیدی نے اس کے قدموں کو جکڑ لیا وہ رک گیا تو جیسے وقت تھم گیا۔ چلتی ہواؤں نے حیرت سے پلٹ کر اس نوجوان کو دیکھا جسکے ایمان کو دنیا کی رنگینی تو نہ بھٹکا سکی لیکن شاید ناامیدی بھٹکا گئی تھی۔ وہ امید اور یقین کی حدوں سے دور کہیں بھٹک رہا تھا۔ کیا بھٹکنا اتنا آسان ہوتا ہے؟ کیا ساری عمر کی عبادتوں اور ریاضتوں سے دل کا اچاٹ ہونا اتنا آسان ہوتا ہے؟ ہاں

www.novelsclubb.com

شاید یہ سب اتناہی آسان ہوتا ہے۔ایمان کی پختگی کے سفر پر شیطان کا مومن کی رگِ جاں پر بس ایک وار بس ایک ضرب اسے تباہ کر جاتی ہے۔بس ایک قدم صرف ایک قدم اپنے رب کی جانب بڑھنے سے روکنا ہوتا ہے بس،اسکے بعد دل خود ہی پھر جاتا ہے اور پھر قدموں کا بھٹکنا معمول بن جاتا ہے۔ مستقیم جبرائیل کو اندازہ ہی نہ تھا کہ اسکے رب کی صداؤں کو پیچھے چھوڑتے مسجد سے دور ہوتے قدم اسے کس اندھیرے کی جانب لے جا رہے تھے۔نیکی سے دور ہوتے بدی کی جانب اٹھتے اس کے قدموں کو دور سے آتی ایک تیز بغیر ہیڈ لائٹس کے کالی مرسیڈیز نے ٹکر مار کر روکا۔گاڑی کا ڈرائیور بوکھلا کر باہر نکلا تو سامنے ایک نوجوان کو زمین پر اوندھے منہ گرا پایا۔جھٹکا اتنا گہرا تھا ایک ہی لمحے میں وہ گاڑی کی بونٹ سے ٹکرا کر سڑک پر گر کر چوٹ کی شدت سے بے ہوش ہو گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"صاحب گاڑی کے سامنے ایک نوجوان آگیا اسکی حالت خراب ہے۔" ڈرائیور فوراً گاڑی کا پچھلا دروازہ کھول کر بولا۔

"تمہیں کہا بھی تھا کہ اسکی ہیڈ لائٹس ٹھیک کروالینا۔" وہ فربہی مائل پچاس کے قریب سانولا لیکن پرکشش شخصیت والا شخص گاڑی کی پچھلی سیٹ سے نکلتا ڈرائیور کو دیکھ کر غصے سے بولا اور سامنے سڑک پر خون میں لپٹے لڑکے کو دیکھ کر ٹھٹھکا۔

"محمد جبرائیل؟" زیرِ لب کہہ کر اسنے ڈرائیور کو اسے گاڑی میں لٹانے کا حکم دیا۔

گاڑی اسے لیے ہسپتال کی جانب بڑھ گئی۔

کیا بدی کی جانب مومن کے قدموں کا بڑھ جانا اتنا آسان ہوتا ہے؟ شاید نہیں راستے میں کوئی نہ کوئی رکاوٹ ضرور آتی ہے تاکہ اسے سوچنے کا موقع دیا جائے۔ اللہ اتنی آسانی سے اپنے پیارے بندوں کو شیطان کا کھلونا نہیں بننے دیتے۔ لیکن اگر عبادالرحمٰن خود شیطان کا کھلونا بننا چاہے تو؟

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••••••••••

کالج کے گیٹ کے سامنے گاڑی آر کی تو وہ اپنے ساتھ کھڑے لڑکے کو سر ہلا کر کچھ کہتی گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔ گاڑی کا پچھلا دروازہ کھولتے ہوئے ڈرائیونگ سیٹ پر

بیٹھتے دراب کو دیکھ کر رکی۔ گہرا سانس لیا اور فرنٹ سیٹ کا دروازہ کھول کر بیٹھ گئی۔

"تمہارے ساتھ کھڑا لڑکا کون تھا؟" گاڑی سٹارٹ کرتے ہوئے دراب نے دریافت کیا۔

"تم کیوں آئے ہو؟ ڈرائیور کہاں تھا؟" بیگ کو ڈیش بورڈ پر رکھتے ہوئے ردا نے اس کے سوال کو مکمل نظرانداز کیا۔

"سوچا آج تمہارا کالج ہی دیکھ لوں۔" آنکھوں سے سن گلاسز اتارتے ہوئے وہ مسکرا کر بولا۔ ردا خاموش رہی۔

"تم نے بتایا نہیں کہ کون تھا وہ؟" وہ ردا کو دیکھ کر بولا جو سفید یونیفارم پہنے پونی ٹیل کیے ہوئے بیزار سی بیٹھی تھی۔

"ساتھ کھڑا تھا تو مطلب دوست ہی تھا۔ اس میں اتنی بازپرس کی کیا ضرورت؟" وہ چڑ کر بولی۔

www.novelsclubb.com

"باز پرس کون کر رہا ہے، صرف پوچھ رہا ہوں۔ بھائی ہوں تمہارا۔"

"اوہ! یاد آگیا کہ بھائی ہو میرے؟" ردا مصنوعی تعجب سے بولی۔ دراب نے سوالیہ نظروں سے اسکی جانب دیکھا۔

"ردا؟"

"سوال جواب کرنے اور پابندیاں لگاتے ہوئے ہی کیوں تم لوگوں کو یاد آتا ہے کہ بھائی ہو یا باپ؟" وہ کڑواہٹ سے بولی۔

"تم سے تو بات ہی کرنا فضول ہے۔" ماتھے پر بل ڈالے وہ بھی خاموشی سے ڈرائیونگ کی جانب متوجہ ہو گیا۔ ردا نے ایک نظر اسکی جانب دیکھا اور نظروں کا زاویہ ونڈو سکرین کی جانب موڑ لیا۔ اسکی لڑکوں سے دوستی تو نہ تھی وہ کوئی انجان شخص تھا جو کسی دکان کا راستہ پوچھ رہا لیکن جان بوجھ کر دراب کے سامنے اس نے ایسے ظاہر کیا تھا جیسے وہ واقعی اسکا دوست ہو۔

www.novelsclubb.com

"کیا واقعی دراب کو اس بات سے فرق پڑتا تھا کہ وہ کس قسم کے لوگوں میں اٹھتی بیٹھتی تھی؟"

••••••••••••••••••••••••••••••

فون کی گھنٹی کی آواز پورے لاؤنج میں گونجی۔ایل ای ڈی کی نیلی اور سفید روشنی کے سامنے پڑے کاؤچ پر ریلیکس انداز میں بیٹھے شخص میں جنبش ہوئی۔ایک ہاتھ سے ٹی وی ریموٹ تھامے اس نے ٹی وی میوٹ کیا اور دوسرے ہاتھ میں موبائل تھامے آنکھیں سکیڑ کر سکرین پر جگمگاتے نام کو دیکھا۔پہلے چہرے پر حیرت اور پھر گہری مسکراہٹ ابھری۔

"مستقیم جبرائیل!" اب کی بار آنکھیں چمکی تھیں،اسے یقین تھا مستقیم جبرائیل اسے فون ضرور کرے گا لیکن اتنی جلدی اسکا اندازہ نہیں تھا۔

••••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

ٹیرس پر کھڑی وہ دور دور تک پھیلے افق پر اڑتی چڑیوں کو تک رہی تھی۔ ہوا کی دوش پر اڑتے بادل ایک دوسرے کو پیچھے چھوڑنے کی تیزی میں ایک جھلک میں ہی غائب ہو رہے تھے۔ سفید بے داغ بادلوں میں اترتی سرخی، نیلے آسمان پر ذکرِ رب میں مصروف پرندے، جسم سے ٹکراتی روح کو سرشار کر دینے والی ہوا اور پلکوں پر اتری نمی اس منظر کو سحر انگیز بنا رہے تھے۔ پلکوں کو جھپک کر آنکھوں کی نمی کو خود میں اتارنا چاہا تو نظریں ساتھ والوں کے ٹیرس پر بے سود پڑی زخمی چڑیا پر ٹک گئیں جو بے دم سی پڑی تھی شاید اسکی جان ٹوٹی ہوئی الیکٹرک تاروں کی وجہ سے کرنٹ لگنے کے باعث کب کی نکل چکی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر ایک نظر اس چڑیا کو دیکھا تو آنکھ سے ایک تارا نہ چاہتے ہوئے بھی بہہ گیا۔ اسے اس چڑیا پر ترس آیا وہ جو اپنا راستہ بھٹک گئی اور غلط بستی میں آ بسی پناہ کے لیے۔ اس بستی کی بے رحمی نے نا صرف اسے تکلیف سے دوچار کیا بلکہ حد یہ کہ اسکا دم ہی نکال لیا۔ اس نے جان وہاں جا کر دی جہاں اسکے اپنے بھی اس سے بے خبر تھے۔ کیا اسکے گھر والے جانتے ہوں گے وہ اس بستی میں جا کر مٹ گئی؟ کیا اسکے گھر والے جانتے ہوں گے کہ وہ جو

www.novelsclubb.com

رزق اور خواہشات کی تکمیل کے لیے اپنی بستی چھوڑ کر ادھر آبسی تھی وہ اب کبھی اٹھ نہیں سکے گی؟ کیا اسکے بچے اسکا انتظار کر رہے ہوں گے؟ کیا وہ جانتے ہوں گے کہ وہ جو انکا پیٹ بھرنے کو اس بستی میں آگئی تھی وہ ختم ہو گئی تھی؟ اسکا جرم کیا تھا؟ پیٹ بھرنے کی خواہش سے باہر آنا غلط تو نہ تھا... پھر؟ پھر کیوں اسکا اختتام ایسا تھا؟۔ وہ تنکا تنکا جمع کرتی غلط راہوں سے غلط بستی میں آبسی تھی۔ اس بستی کی نہ ہوائیں اسکی اپنی تھیں نا یہاں کے بسنے والے۔ اسکی غلطی اسکا راستوں کا غلط تعئین کرنا تھا۔ اسے درختوں کے سائے میں رہ کر اپنی خوراک تلاش کرنی تھی لیکن اس دنیا کی روشنیوں نے اسکی آنکھوں کو چندھیا دیا۔ روشنی کی چاہ میں وہ پروانہ بن بیٹھی۔ خواہشوں کے سرور میں روشنی کی پیروکار وہ اندھیروں کو اپنا نصیب بنا بیٹھی تھی۔ وہ آنکھوں میں نور سی چمک لیے اندھیروں میں دفن ہو گئی۔ یہ روشنیاں یہ چمک دمک یوں ہی تباہ کرتی ہے۔

ہم لڑکیاں بھی تو ان چڑیوں کی طرح ہوتی ہیں نا.....!

www.novelsclubb.com

آنکھوں میں چمک لیے چراغوں کا تعاقب کرنے والیں....!

دنیا کی ویرانیوں کو پیچھے چھوڑ کر اپنی روشنی ڈھونڈنے کے لیے نکلنے والیں...!

اونچی امیدوں کے دھوکے میں غلط راہوں پر پلکیں بچھا دینے والیں..!

پروں کے بغیر آسمان کو چھو لینے کی جستجو کرنے والیں...!

خواہشات کو پانے کے سرور میں آنکھوں کو چبھنے والی فریب کار روشنی کا ستم محسوس تک نہ کرنے والیں۔!

کیا خواہشات رکھنا غلط ہے؟

نہیں بلکہ انکے حصول کے لیے غلط راستہ چننا غلط تھا۔آسمان پر اڑتے بادل اسکی سوچوں کو بھی وقت میں پیچھے اڑا لے گئے۔

"تمہیں پتہ ہے زرش تم جیسے لوگوں کا مسئلہ کیا ہے؟"لاشعور سے ابھرتی ایک دل کو چکنا چور کر دینے والی آواز اسکے دل کو ایک بار پھر بھینچ گئی۔

www.novelsclubb.com

"تم جیسے لوگ جو دو چار نمازیں پڑھنے لگ جاتے ہیں انہیں پھر اپنے آس پاس ہر انسان گنہگار اور بدکردار نظر آتا ہے۔" کبھی کسی نے دل ٹوٹنے کی آواز سنی ہے؟ اس نے سنی تھی اس وقت دل ٹوٹنے کی آواز۔

"تم جیسے لوگ خود کو خدا سمجھنے لگ جاتے ہو۔ تم لوگوں کو کس نے حق دیا ہمیں جج کرنے کا؟ یہ کام تو اللہ کا ہے، نا کہ تم جیسے منافق لوگوں کا۔" دل کے ساتھ ایک بھرم بھی ٹوٹا تھا۔

"دو نمازیں پڑھ کر تم سب اپنے آس پاس موجود ہر شخص کو کافر ٹھہرا دیتے ہو؟ نیکیوں کا غرور تم لوگوں کو ڈبو دیتا ہے۔ ارے تم جیسے کیا ہم گنہگاروں پر ترس کھاؤ گے مجھے تو تم جیسے قابل ترس لگتے ہیں جنکی نیکیاں انکے گلے کا طوق بن جاتی ہیں۔" یہ تلخیاں اسکے دل کو چور چور کر رہی تھی۔

"تم لوگ نیکیاں اللہ کی محبت میں نہیں کرتے بلکہ دوسروں پر اپنی دھاک بیٹھانے کے لیے کرتے ہو۔ جن لوگوں کی زندگیوں میں اچیومینٹس کم ہوں یا جنہیں دنیا

www.novelsclubb.com

کے سنگ چلنا نہیں آتا وہ لوگ پھر یہ ہی کرتے ہیں خود کو دین کے پردے میں چھپا کر دوسروں پر فتوے لگاتے پھرتے ہیں۔اللہ کا نام لے لے کر دوسروں کے آگے بڑھتے قدموں کو پیچھے کی جانب کھینچتے ہیں۔" بھرم، مان، بھروسہ تنکا تنکا اڑ رہا تھا اور وہ چاہ کر بھی نہیں روک پا رہی تھی۔افق کے تھال پر سرمئی نرم بادلوں کے ہالے سے چمچماتا شمس نمودار ہو رہا تھا۔

"تم لوگ ہم جیسے نہیں ہوتے۔تم لوگ اندر سے اور، باہر سے اور ہوتے ہو۔دلوں میں غرور بھرے تم لوگ بھی خواہشات کے غلام ہوتے ہو۔تم میں اور ہم میں فرق صرف اتنا ہوتا ہے کہ تم لوگ اپنی نمازوں کے پیچھے اپنے گناہ چھپا کر پارسا بن جاتے ہو اور ہم جیسے لوگ اپنی خواہشات کا برملا اظہار کر کے برے بن جاتے ہیں۔ ہم گناہ کر کے پردے نہیں ڈالتے جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ ہم میں منافقت نہیں ہوتی۔تم جیسی لڑکیاں جو دوسروں کو خود سے انسپائر نہیں کر پاتیں وہ پھر دین کو ہتھیار بنا کر منافقت کا چولا اوڑھ کر اپنا مقام بنانے کی کوشش کرتی ہیں۔صد

افسوس ہے تم پر اور تم جیسوں پر۔"ناجانے وہ ابھرتے سورج کی تپش تھی یا کسی کی تلخی سے انڈیلے گئے زہر کی تپش لیکن اسکا دل جل رہا تھا۔

"کیا وہ خطاکار تھی؟"اسنے نم آنکھوں سے آسمان کی جانب دیکھا جیسے اللہ سے شکوہ کرنا چاہتی ہو۔

"نہیں وہ اللہ کی بندی تھی۔" کہیں سے جواب ابھرا تھا۔

"کیا وہ منافق تھی؟"بے بسی لیے وہ نظریں اپنے مہربان کے آسمان پر ٹکائے سراپائے سوال بنی ہوئی تھی۔

"نہیں وہ کوشش کرنے والی، راستہ بتانے والی تھی۔"دل پر مرحم رکھا جارہا تھا۔

"پھر اسے ان تلخ باتوں سے کیوں زخمی کیا گیا؟"ذہن میں ایک اور سوال ابھرا تھا۔

"اللہ کے بندوں کو اللہ کی محبت پانے کے لیے مکہ والوں کی دی گئی تکالیف سہنی ہی ہوتی ہیں۔انہیں طائف کے لوگوں سے پتھر کھانے ہی ہوتے ہیں اس لیے نہیں کہ وہ غلط تھے یا اللہ انکے ساتھ نہیں تھا بلکہ یہ انکا امتحان تھا۔اللہ کا قرب اتنا سستا

نہیں ہوتا کہ منہ سے بولا اور وہ مل گیا بلکہ اسکے لیے محنت کرنی ہوتی ہے اسکے لیے دکھ سہنے ہی ہوتے ہیں۔آنسو بہانے ہی ہوتے ہیں۔زمین و آسمان کی بے وفائی سہہ کر اللہ سے وفا نبھانی ہی ہوتی ہے۔آنکھوں کی ہمیشگی کی ٹھنڈک پانے کے لیے ایک بار آنکھیں جلانی ہی ہوتی ہیں۔اس مہربان اللہ کی چاہ میں اپنوں کی رفاقتوں سے منہ پھیرنا ہی ہوتا ہے۔"دل کی جلن کم ہو رہی تھی۔

"کیا وہ دل میں غرور رکھنے والی تھی۔کیا کسی کی اصلاح کرنے کی کوشش کرنا دل کا غرور تھا؟"ایک اور درد بھرا سوال ابھرا۔

اللہ کے بندے غرور کرنے والے نہیں ہوتے بلکہ وہ تو جھکنے والے ہوتے ہیں صرف اللہ کے سامنے۔اور وہ اللہ کی بندی تھی۔اس پر لگے الزامات نئے نہ تھے۔نہ وہ پہلی اور آخری اللہ کی ایسی بندی تھی جسکے خلوص کی 'منافقت اور غرور' کے نام پر دھجیاں اڑائی گئی تھیں۔نہ وہ پہلی تھی اور نہ وہ آخری تھی جس کے صبر کو، جسکی اللہ سے محبت کو، جسکی بندگی کو یوں ہی اللہ کا قیمتی قرب دینے کو آزمایا گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

وہ کچھ نہ تھی وہ بس اللہ کی بندی تھی۔اسنے راحتوں کی راہوں پر کانٹوں کو فوقیت دی تھی۔اسنے دنیا کے سایوں کو ٹھکرا کر تپتی دھوپ چنی تھی۔اسکے پاؤں زخمی ہو رہے تھے۔ جسم دھوپ کی شدت سے نڈھال تھا لیکن دل...دل پر سکون تھا۔ وہاں سکون تھا کیوں؟ کیونکہ وہاں اللہ تھا۔کیا ہوا اگر دنیا والے زخمی کر دیتے ہیں، مرحم تو اللہ رکھتا ہے۔کیا وہ زخم خوبصورت نہیں جس پر مرحم رکھنے والا اللہ ہو؟ کیا وہ درد خوبصورت نہیں جو اللہ کی خاطر سہا گیا ہو؟ کیا وہ بے عزت ہونا خوبصورت نہیں جسکے بعد اللہ کی نظر میں عزت ملتی ہو؟ اللہ کے بندے تو سب ہوتے ہیں لیکن عبادالرحمٰن سب نہیں ہوتے..!عبادالرحمٰن خاص لوگ ہوتے ہیں۔وہ خاص ایمان والے جو خواہشات کو اللہ کی خاطر ترک کرتے ہیں۔وہ اتنے خاص لوگ ہوتے ہیں کہ اللہ انکا ذکر اپنے قرآن میں اپنے نام کی محبت اور رحمت دے کر کرتا ہے۔ان خاص لوگوں پر اللہ کی خاص رحمت ہوتی ہے انکے لیے اللہ کی خاص محبت ہوتی ہے۔

"اور رحمٰن کے بندے وہ ہیں جو زمین پر عاجزی سے چلتے ہیں، اور جب جاہل لوگ ان سے (جاہلانہ) خطاب کرتے ہیں تو وہ سلامتی کی بات کہتے ہیں۔"

(الفرقان:63)

"عبادالرحمٰن! رحمٰن کے بندے!"

"زرش!.....زرش!" کوئی آواز اسے واپس کھینچ لائی۔ اس نے آہستگی سے اپنی نم پلکیں وا کیں تو سامنے مکمل سورج کو چمکتے پایا۔ چہرے پر نرم سی مسکراہٹ آ ٹھہری۔ محبت، سکون و تمانیت سے بھری مسکان جو سارے غموں کو چھٹ دے۔ ایسی مسکان جو دھوپ کی تپش کو ٹھنڈک میں بدل دے۔ جو دل کی بے قراری کو قرار بخش دے۔ جو اپنی ذات کی لاپرواہی کو ناز میں بدل دے۔ آنکھوں میں چمکتا نور، چہرے پر پھوٹتی نرم مسکان، عاجزی مسے جھکا ہوا دل، مطمئن و شکر گزار وجود، چاروں طرف پھیلے غم اور اندھیرے کے بادلوں میں واحد پر سکون اور روشن وجود۔ مشکل راہوں کا چناؤ کرنے والے عبادالرحمٰن مشکل میں نہیں ہوتے۔ بلکہ

www.novelsclubb.com

وہ تواپنے مہربان کے سائے تلے نم آنکھوں سے سرشار سا مسکرارہے ہوتے ہیں۔ وہ دل کے ٹوٹے ٹکروں کو سنبھال کر خود کو زخمی نہیں کرتے بلکہ اسے آنکھوں سے بہا کر مسکراتے ہوئے نیا دل بناتے ہیں۔ وہ اللہ کی مدد سے گر کر پھر اٹھتے ہیں۔ وہ غم نہیں کرتے۔ وہ بھروسہ کرتے ہیں۔ یوں ہی تو عبادالرحمٰن خاص نہیں ہوتے۔

"زرش آکر ناشتہ کرلو!" امی کی اگلی آواز پر اس نے ایک آخری شکر گزار نظر آسمانوں کے مالک پر ڈالی اور مسکراتی ہوئی پلٹ گئی۔ سارے میں پھیلی روشنی نے اس روشن وجود کو سیڑھیوں سے نیچے اترتے ہوئے دیکھا۔ اس وجود سے پھوٹتی ایک خاص خوشبو کو ہوا نے خود سے دور کہیں نیچے جاتے محسوس کیا۔ شمس نے خود سے زیادہ چمکدار وجود کو نظروں سے اوجھل ہوتے مسکرا کر دیکھا۔ وہ چڑیا ضرور تھی لیکن وہ غلط راہوں کی راہی نہ تھی۔ وہ اللہ سے محبت کرنے والی ہر ہر قدم اللہ کی مدد سے اٹھانے والی تھی۔ کیا جو لوگ ہر قدم اللہ کی مدد سے اٹھاتے ہیں کیا وہ بھٹکتے ہیں؟ کیا وہ غلط راہوں کے مسافر بنتے ہیں؟ کیا وہ اندھیروں میں گم ہوتے ہیں؟ نہیں وہ عبادالرحمٰن ہوتے ہیں جن پر رحمٰن کا خاص رحم ہوتا ہے۔

www.novelsclubb.com

•••••••••••••••••••••••••••••••••••

سارا قصور اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا۔لائٹ گئی ہوئی تھی۔گھر کی تمام بتیاں گل تھیں۔ایسے میں چھت کے اس واحد کمرے میں موم بتی کی روشنی میں وہ خاموشی سے ہاتھ میں تھامے ریجسٹریشن فارم کو دیکھ رہا تھا۔

"مبارک ہو مستقیم جبرائیل تم نے ای کیٹ میں بھی اچھے نمبر لیے ہیں۔اب تو تمہیں لاہور کی کسی بھی ٹاپ یونیورسٹی میں داخلہ مل سکتا ہے۔"اس کی نظریں ہاتھ میں تھامے فارم پر جبکہ دماغ کئی الجھنوں میں گم تھا۔

"جناب فرسٹ میرٹ لسٹ میں آپکا نام آگیا ہے۔آپ یہ فارم فل کر کے پچانوے ہزار کے ساتھ جمع کروائیں۔اور سیکنڈ میرٹ لسٹ لگنے سے پہلے پہلے آپ فیس سبمٹ کروادیجئے گا ورنہ آپکا نام کٹ جائے گا۔"اسے کئی دن پہلے کے بیتے لمحے یاد آرہے تھے۔

"میں کیا کروں خدیجہ بیگم؟ کیسے پریشان نہ ہوں؟ میں نے مستقیم سے وعدہ کیا تھا کہ اسکا کسی اعلیٰ انسٹیٹیوٹ میں داخلہ کرواؤں گا لیکن اب سارے وعدے جھوٹے ہوتے محسوس ہو رہے ہیں۔ وہ پیسے میں نے مستقیم کے لیے اس کے داخلے کے لئے سنبھالے تھے جو زریب کے آپریشن اور ان چکروں میں خرچ کر لیے۔ اب سمجھ نہیں آرہا کہ کیسے انتظام کروں۔" اسے نویرہ نے بھیجا تھا خدیجہ بیگم کو بلانے کو تا کہ وہ آکر ازلان کو چاول کھلا دیں۔ بند دروازے کی تھوڑی سی کھلی درز سے انکی سنائی دیتی تمام باتیں مستقیم جبرائیل کے قدم روک گئیں وہ مزید اندر جانے کی بجائے گھر سے باہر نکل گیا۔

آسمان پر چھائی نیلاہٹ آہستہ آہستہ گہری ہوتی جارہی تھی۔ مغرب کی آذان میں تقریباً پندرہ منٹ باقی تھے۔ وہ منظر ہوا میں غائب ہوتا گیا اور ایک نیا منظر ابھرتا گیا۔ وہ ہسپتال کے بستر پر لیٹا ہوا تھا ڈاکٹر ابھی پٹیاں کر کے باہر نکلا تھا۔ بیڈ کی داہنی جانب کرسی پر حسن آفندی براجمان تھا۔

www.novelsclubb.com

"تم ایک ٹیلنٹڈ لڑکے ہو۔اپنے ٹیلنٹ کو ضائع مت کرو۔اپنے باپ کا کاندھا بنو۔ مجھے مایوسی ہوئی تمہارے بڑے بھائی کے مدرسے میں پڑھانے والے فیصلے پر۔ تمہارے والد صاحب کو بھی میں نے بہت سمجھایا تھا کہ اپنے خاندانی بزنس کو مت چھوڑیں لیکن تب وہ نئے نئے اسلام کی طرف بڑھ رہے تھے بس پھر جذباتی فیصلہ کہ میں امامت کروں گا بچوں کو قرآن پڑھاؤں گا۔اور جذباتی انسان کبھی کامیاب نہیں ہوتا۔مانا کہ دین اہم ہے لیکن کہیں بھی خدا نے یہ نہیں کہا سب چھوڑ چھاڑ کے مسجد کے ہو کر رہ جاؤ۔وہ پہلے زمانے تھے جب زندگی گزارنے کے لیے بس دو وقت کی روٹی کافی ہوتی تھی اب نہیں۔"اس نے فارم کو اٹھا کر اپنی آنکھوں کے سامنے کیا۔تو چہرے پر پڑتی موم بتی کی پھیلی روشنی کہیں چھپ سی گئی سامنے اندھیرا تھا ناامیدی سے بھرا اندھیرا۔وہ فارم نہیں تھا وہ اس کے خواب تھے۔وہ خواب جو اس کے ساتھ پل کر بڑے ہوئے تھے۔

"میں پڑھنا چاہتا تھا انجیرینگ کرنا چاہتا تھا لیکن میرے والد افورڈ نہیں کر سکتے۔" کہیں دور سے اسے اپنی اداس سی آواز ابھرتی ہوئی محسوس ہوئی۔اس نے فارم

چہرے کے سامنے سے ہٹایا اور موم بتی کی جلتی لو کے قریب لے گیا۔ جیسے جیسے وہ کاغذ کا ٹکرا موم بتی کے قریب جا رہا تھا اسے اپنے خواب جلتے ہوئے محسوس ہو رہے تھے۔ موم بتی کی مدھم روشنی میں اس کا سپاٹ چہرہ نظر آ رہا تھا۔

"اگر میں افورڈ کروں تمہاری فیس؟ آخر رشتے میں تمہارا اچچا ہوں دور کا ہی سہی لیکن چچا ہوں۔" ہسپتال کے سفید پردوں پر نظریں ٹکائے بیٹھا مستقیم اس بات پر چونکا تھا۔ اس نے اس شخص کی جانب دیکھا جس کے چہرے پر شفقت بھری مسکان تھی۔ مستقیم نے نفی میں سر ہلایا۔

" کبھی بھی نہیں! میرے والد نے مجھے مانگنا یا دوسروں سے لینا نہیں سکھایا۔" مستقیم کو صحیح معنوں میں برا لگا تھا۔ ہاں ٹھیک ہے وہ افورڈ نہیں کر سکتا لیکن اسکا مطلب یہ نہیں کہ وہ امیر رشتے داروں کے سامنے بھکاری بن جائے۔

www.novelsclubb.com

"اور اگر میں قرض دوں۔ جب کمانے لگ جاؤ تب واپس کر دینا۔" انکی اگلی آفر پر مستقیم چند لمحے انہیں دیکھتا رہا اور پھر نظروں کو جھکا کر سر کو دھیمے سے نفی میں جنبش دی۔

"تب بھی نہیں۔" سامنے بیٹھے شخص کے چہرے پر تشویش ابھری۔

"وجہ جان سکتا ہوں؟ تم نے کہا کہ تم انجینئرنگ کرنا چاہتے ہو پھر؟" مستقیم نے نظریں اٹھا کر انکی جانب دیکھا تو انہیں اسکی آنکھوں میں عجیب سا تاثر محسوس ہوا۔

"میں نے کہا میں انجینئرنگ کرنا چاہتا تھا اب نہیں کرنا چاہتا۔" سپاٹ سے انداز میں اس نے کہا تو وہ کچھ لمحے اس کو کھوجتی نظروں سے دیکھنے کے بعد سمجھنے کے انداز میں سر ہلا گئے۔

www.novelsclubb.com

"جاب کرو گے؟" اس بار چونکنے کی باری مستقیم کی تھی۔

"اور مجھے جاب کون دے گا؟ انٹر میڈیٹ سٹوڈنٹ کی کیا اہمیت ہوتی ہے میرا نہیں خیال آپ کو بتانے کی ضرورت ہے۔" ایک آئی برو اٹھا کر اس نے سوال کیا۔ وہ دھیما سا ہنس دیئے۔

"میں دوں گا جاب۔" کچھ دیر بعد وہ بولے مستقیم متعجب تھا۔

"اور کیوں دیں گے آپ مجھے جاب؟" اس نے اپنی حیرت پر قابو پاتے ہوئے عام سے انداز میں پوچھا جیسے سامنے والا کوئی معمول کی بات کر رہا ہو۔

"مجھے اپنے آفس میں ایک ایماندار ایمپلائے کی ضرورت ہے جو ورکرز کو سوپر وائز کر سکے اور کمپیوٹر ورک بھی جانتا ہو۔ جبرائیل بھائی کے بیٹے ہو، تم سے بڑھ کر ایمانداری کی میں کسی اور سے امید نہیں کر سکتا۔" انہوں نے بھی عام سے انداز میں بازو پر بندھی گھڑی دیکھتے ہوئے کہا۔

www.novelsclubb.com

"آپ اس وجہ سے مجھے یہ جاب آفر کر رہے ہیں کہ میں اتفاق سے آپ کا غریب رشتے دار نکل آیا ہوں۔" مستقیم نے چبھتے انداز میں پوچھا اسے انکی یہ آفر بالکل اچھی نہیں لگی تھی۔ اسکی بات پر وہ ایک بار پھر سے ہنس دیئے۔

"نہیں اس لیے کہ تم ایک ٹیلنٹڈ لڑکے ہو۔ اور تمہارا ٹیلنٹ یہ ڈیزرو کرتا ہے۔" انکے کہنے پر مستقیم خاموش ہو گیا۔

"کمپیوٹر کا کام تو آتا ہے نا؟" مستقیم کی خاموشی دیکھ کر انہوں نے تشویش سے پوچھا۔

"ہمم! بیسک تو آتی ہیں۔" اسے جاب مل گئی تھی اسے خوش ہونا چاہیے تھا پر وہ خوش نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"اور لیڈر شپ سکلز میں تم میں اینالائز کر چکا ہوں۔" ان کے چہرے پر مفتوح مسکراہٹ تھی۔

"اچھا! اور کیا اینالائز کیا ہے آپ نے؟" مستقیم نے چیلنجنگ انداز میں پوچھا تھا۔

"اصول پرستی،.... دیانتداری،... محنت اور جانفشانی،.... ذہانت... وفاداری.... اور سچی زبان۔ مستقیم جبرائیل تم محمد جبرائیل کی اولاد ہو اور یہ تمام خوبیاں تمہیں اپنے باپ سے ہی وراثت میں ملی ہیں۔" مستقیم لاجواب ہوا تھا۔ یہ سب سننا اس کے لیے نیا نہیں تھا اسکے آس پاس کے لوگ اسے کئی بار اسکی ان خوبیوں کا اظہار کر چکے تھے اور یہ بھی کہ وہ بالکل جبرائیل صاحب جیسا تھا۔

"تو میں ہاں سمجھوں؟" اگلے سوال پر اس نے گہرا سانس لیا۔

"ابھی نہیں میں سوچ کر بتاؤں گا۔" جو بھی تھا وہ مرعوب ہوئے تھے اسکی خوداری سے۔ وہ واقعی بالکل اپنے باپ جیسا تھا۔ انہیں محسوس ہوا تھا کہ بیٹے اور باپ میں ایک آنے کا بھی فرق نہیں تھا۔

www.novelsclubb.com

"جب ارداہ بنے تو کال کر دینا۔" انہوں نے سائیڈ ٹیبل سے اسکا موبائل اٹھا کر اس پر اپنا نمبر سیو کر کے اپنے نمبر پر بیل دے کر کہا۔

ہاتھ پر محسوس ہوتی تپش اسے خیالات سے باہر لے آئی۔ہاتھ کو جھٹکا دے کر اس نے وہ فارم چھوڑ دیا جو باقی حصہ بچا تھا وہ بھی جل کر خاک ہو گیا۔اسے محسوس ہی نہ ہوا کب وہ کاغذ موم بتی کی لو سے ٹکرایا اور جل گیا۔کیا واقعی صرف وہ کاغذ جلا تھا؟ مستقیم نے اس راکھ کو دیکھا اور ایک دم سے کمرہ لائٹ سے روشن ہو گیا اور چھت پر لگا پنکھا چل پڑا۔اس نے گہری سانس لی اور موبائل نکال کر حسن آفندی کو سرچ کر کے کال کر دی۔

•••••••••••••••••••••••••••••

سر پر اوڑھی چادر کو زور سے تھامے متعجب نظروں سے اِدھر اُدھر دیکھتی وہ شبانہ بیگم کے پیچھے تھی۔

www.novelsclubb.com

"چپل یہیں اتار دو۔"شبانہ بیگم کی بات پر اس نے جوتوں کا ڈھیر دیکھا اور وہیں جوتا اتار دیا۔

"یہاں عورتوں کا کافی رش ہے۔"اس نے کئی گروہوں کی شکل میں کھڑی عورتوں کو دیکھتے ہوئے تبصرہ کیا۔

اس وقت شبانہ بیگم زرش اوراوہان کے ساتھ حضرت علی ہجویری المعروف داتا گنج بخش کے مزار پر زیارت کے لیے آئی تھیں۔گیٹ پر انکی دو بار تلاشی لی گئی تھی۔

اوہان گاڑی پارک کرنے گیا ہوا تھا۔

"ہاں یہاں سکون بھی تو اتنا ہے اور سب سکون کی تلاش میں ہی یہاں آتے ہیں۔" شبانہ بیگم اس کے تبصرے پر مطمئن سی بولیں۔

"امی یہاں تو دھماکے بھی بہت ہوتے ہیں۔"زرش نے چلتے چلتے اگلا تبصرہ کیا۔

"اس دربار پر موت آ بھی جائے تو کوئی غم نہیں۔داتا کی بڑی کرم نوازی ہو گی۔یہ تو خوشقسمتی ہے۔"شبانہ بیگم کی بات پر زرش نے حیرت سے انکی جانب دیکھا۔

اتنے میں اوہان بھی پیچھے آ کھڑا ہوا۔

"آ جاؤ اندر زیارت کر لیں۔"شبانہ بیگم کے کہنے پر وہ اندر داخل ہوئے۔

www.novelsclubb.com

بڑے سے کمرے کے درمیان میں ایک بڑی قبر تھی جسکے چاروں طرف آدمی اور عورتوں کا خاصہ رش تھا۔ قبر پر مختلف رنگوں کی مختلف آیات درج کی ہوئی چادریں اوڑھائی ہوئی تھیں۔

شبانہ بیگم قبر کے سامنے کھڑی ہو کر عقیدت سے جھکیں۔ زرش کو وہاں موجود جھومتے گندے بوسیدہ جھولے پہنے ہوئے ملنگوں سے کراہیت سی محسوس ہو رہی تھی۔

"سب داتا جی کو سلام پیش کرو۔" شبانہ بیگم کہہ کر سجدے میں جھک گئیں اور زرش کی مکمل آنکھیں کھل گئیں اس نے حیرت سے اوہان کی طرف دیکھا جو ایک طرف مصروف سا موبائل کی جانب متوجہ تھا۔

www.novelsclubb.com

"زرش جھکو!" شبانہ بیگم نے اٹھ کر اسے آنکھیں دکھاتے ہوا کہا۔

"لیکن امی.." زرش نے متذبذب سے انداز میں اِدھر اُدھر دیکھا اسکا دل گھبرانے لگا تھا۔

"امی آپ سلامی پیش کریں میں اور زرش باہر انتظار کر رہے ہیں۔" اوہان زرش کو بازو سے پکڑ کر باہر لے گیا۔

دربار سے باہر نکلتے ہی انکی نظر ملنگوں کے گروہ پر گئی جو دائرے میں جھوم رہے تھے۔

"انہیں کیا ہوا ہے ؟" زرش نے اوہان سے سوال کیا۔

"بھنگ پی ہوئی ہے انہوں نے۔اسی لیے نشے میں ٹُن ہیں۔" اوہان کی بات پر زرش نے چونک کر دوبارہ ان ملنگوں کو دیکھا۔

"کیا نشہ یہاں لیگل ہے ؟" زرش کے سوال پر اوہان ہنس دیا۔

"یہ سوال زرا امی سے پوچھنا۔" زرش نے افسردہ سی نگاہ ارد گرد کے ماحول پر ڈالی۔ دربار کے صحن میں ہر پانچویں اینٹ پر قبر کی نشاندھی کی ہوئی تھی۔

"کیا فائدہ تم دونوں کو ساتھ لانے کا، داتا کے سامنے میری بے عزتی کروا دی۔" شبانہ بیگم باہر نکلتے ہی ڈپٹ کر بولیں۔

"امی یہ داتا ہے کون؟" زرش نے الجھن میں سوال کیا۔

"داتا اللہ کے اولیاء کو کہتے ہیں۔ وہ اللہ تعالیٰ کے وہ خاص بندے ہیں جو اللہ اور اُس کے محبوب، حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں اپنا نفس مار کے عشقِ حقیقی کے رستے پر چل پڑتے ہیں، انہی کی وجہ سے تو ہمارا زمانہ ہے۔" شبانہ بیگم محبت سے بولی تھیں۔

"اوہان جاؤ جا کر دیگ خرید آؤ۔ میں اور زرش یہیں بیٹھے ہیں۔" اوہان آگے بڑھ گیا اور زرش شبانہ بیگم کے ساتھ ایک درخت کے سائے میں پڑے بینچ پر بیٹھ گئی۔

"امی آپ یہاں کیوں آتی ہیں؟" کچھ لمحوں کی خاموشی کے بعد زرش نے سوال کیا۔

www.novelsclubb.com

"زیارت کے لیے۔ اپنے گناہوں کی بخشش کے لیے۔ داتا کی شفاعت کے لیے۔"

زرش نے نظریں اِدھر اُدھر دوڑائیں۔

"تمہارے نانا بسترِ مرض پر تھے۔ڈاکٹرز نے بالکل جواب دے دیا تھا۔خالہ نسیم بس ایک بار یہاں دربار آئیں اور رو رو کر ابو جی کی زندگی کی دعا مانگی۔اور دیکھتے ہی دیکھتے دنوں میں تمہارے نانا تندرست ہو گئے تھے۔اور ڈاکٹرز تو بڑے حیران تھے کہ یہ ہوا کیسے ؟ پھر خالہ نسیم نے انہیں بھی بتایا۔ لیکن خیر انہوں نے زیادہ اہمیت نہیں دی۔ یہ پڑھا لکھا طبقہ ضرورت سے زیادہ بدلحاظ ہوتا ہے۔ کچھ سمجھتے ہی نہیں بزرگوں کی شفاعت کو۔اللہ خالہ نسیم کو جنت میں اعلیٰ مقام دیں۔ تھوڑی تلخ تھیں مگر بڑی نیک خاتون تھیں۔" زرش خاموشی سے انہیں سن رہی تھی۔ یہ قصہ وہ پہلے بھی کئی بار سن چکی تھی۔اتنے میں اوہان بھی آ گیا۔اس کے ساتھ دو آدمی بھی تھے جنھوں نے دیگ تھامی ہوئی تھی۔شبانہ بیگم کے کہنے پر انہوں نے قریبی درباریوں میں چاولوں کی وہ دیگ تقسیم کر دی۔

www.novelsclubb.com

"اوہان زرا گاڑی امی کے گھر کی طرف موڑ لو۔گھر سے نکلی ہوں تو امی سے بھی ملتی ہی جاؤں۔ورنہ آج کل شادی کی تیاریوں میں گھر سے نکلنا کہاں آسان ہے ؟"

گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھی شبانہ بیگم بولیں۔زرش پچھلی سیٹ پر بیٹھی کھڑکی سے باہر دوڑتی سڑک پر نظریں جمائے سوچوں میں گم تھی۔

"اللہ کو چھوڑ کر اس کے بندے کو سجدہ کرنا جو زندہ بھی نہیں۔اس کے سامنے ہاتھ پھیلانا۔اسکو اپنا مددگار سمجھنا۔اسکو اپنی گناہوں کی بخشش اور شفاعت کی وجہ سمجھنا۔ایسے لوگوں میں خیرات کرنا جو اللہ کے احکام کو نہ مانتے ہوئے نشے کو بے دھڑک استعمال کر کے ناچتے ہیں۔کیا یہ ٹھیک ہے؟امی کیسے اللہ کے سوا کسی ایسے کے سامنے ہاتھ پھیلا سکتی ہیں؟وہ کیسے کسی ایسے کے سامنے جھک سکتی ہیں جو نہ تو حیات ہو،نہ حاضر اور نہ قادر؟"سڑک کے کنارے لگے درختوں پر نظریں جمائے وہ بہت کچھ سوچنے پر مجبور تھی۔

www.novelsclubb.com

وَالَّذِیۡنَ لَا یَدۡعُوۡنَ مَعَ اللّٰہِ اِلٰـہًا اٰخَرَ

اور وہ لوگ جو نہیں شریک کرتے پکارنے میں اللہ کے ساتھ کسی اور معبود کو۔

اسکے دماغ کے پردوں پر عبادالرحمٰن کی ایک صفت ابھری تو استاد کے الفاظ بھی گونجنے لگے۔

یہاں اللہ نے ہر مسلمان کے لیے دروازے کھول دیے ہیں، کہ تم میرے لیے خاص ہو اگر تم میرے علاوہ کسی اور کو نہیں پکارتے.

اس لمحے زرش کو احساس ہوا تھا کہ اسکی امی اور بڑی بہن ہی نہیں بلکہ انکے اہل وعیال کا ایک بڑا حصہ ناصرف شرک میں مبتلا تھا بلکہ اپنے شرک سے انجان بھی تھا۔اسے اس وقت بڑے ابا، تایا جان، پھوپھو اور نانو کی فیملی یاد آئی تھی۔اور یہ بھی یاد آیا تھا کہ کبھی کسی محمد جبرائیل اور خدیجہ نے اس شرک کے خلاف واضح آواز اٹھائی تھی اور انہیں خاندان سے الگ کر دیا گیا تھا۔اسے احساس ہوا تھا جب پورا خاندان اتنی بڑی گمراہی میں ڈوبا ہو تو مخالفت کتنی مشکل ہوتی ہو گی تبھی تو ان لوگوں کو عبادالرحمٰن کی کیٹگری میں شامل کر لیا جاتا ہے۔جیسا انکے خاندان کی تاریخ میں محمد جبرائیل اور خدیجہ کو اللہ نے یقیناً عبادالرحمٰن کی کیٹگری میں شامل

www.novelsclubb.com

کرلیاہوگا۔جیسے اسکے ابو اور اوہان کو بھی اس کیٹگری میں شامل کیا گیا ہوگا۔اب اسے بھی اسی کیٹگری میں شامل ہونا تھا۔اللہ نے وہیں یہ بھی فرمایا تھا کہ جو یہ کام کریں گے ان کے لیے عذاب کو دگنا کر دیا جائے گا۔اگر کوئی کافر شرک کرے گا تو اسے سزادی جائے گی پر اگر ایک مسلمان شرک کرے گا تو اس کے لیے سزا کو دگنا کر دیا جائے گا، کیونکہ اسے معلوم تھا یہ غلط ہے مگر پھر بھی اس نے ایسا کیا.

"قرآن میں سب واضح ہے اس کے باوجود بھی ہم نہیں سمجھتے کیونکہ ہم قرآن سمجھتے ہی نہیں۔"اداس سی نظر اس نے رکتی گاڑی کی کھڑکی سے باہر اپنے ماموں کے گھر کے گیٹ پر ڈالی۔

••

www.novelsclubb.com

"پھر آپ لوگوں نے کیا سوچا ہے؟"وہ سب لوگ اس وقت لاؤنج میں بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

"عفاف نے تو شادی کے بعد باہر چلے جانا تو ہم یہاں رہ کر کیا کریں گے؟ ایک ہی اولاد ہے ہماری اس کے دور ہونے کا سن کر دل گھبرا جاتا ہے۔" بھابھی کی بات پر شبانہ بیگم نے اپنی والدہ کی جانب دیکھا۔

"یہ کیا بات ہوئی ایک بیٹی کے پیچھے پورا خاندان ہی باہر شفٹ ہو رہا ہے؟" شبانہ بیگم ناراضگی سے بولیں۔

"اولاد میں ایک ہی تو بیٹی ہے جب وہ ہی ہمارے پاس نہیں ہو گی تو ہمیں کیا فائدہ؟" شبانہ بیگم کے بھائی بولے۔

"میں نے تو نکاح سے پہلے ہی کہا تھا کہ بیٹی کو اتنی دور نہ بیاہو لیکن تب میری کسی نے سنی ہی نہیں۔" شبانہ بیگم کا موڈ خراب ہو چکا تھا۔

www.novelsclubb.com

"شادی بیاہ تو قسمت کی بات ہوتی ہے۔ جہاں اللہ کی مرضی ہوتی ہے ہو جاتی ہے۔ اور ویسے بھی عاصم اسمہ کا بھتیجا ہے۔ باہر سرجن ہے۔ ہمیں تو اس سے مناسب کوئی رشتہ نہیں لگا۔"

"بھئی تم لوگوں کی مرضی ہے، اب ہم کیا کہہ سکتے ہیں۔ ہمیں تو بس امی کی فکر ہے وہ باہر کیسے رہیں گی؟ بلکہ امی کو میں رکھ لوں گی تم لوگ چلے جانا۔" شبانہ بیگم ایک مناسب حل نکالتے ہوئے بولیں۔

"اللہ توبہ! اب یہ وقت آگیا ہے کہ میں بیٹی کے گھر جا کر رہوں گی؟ نہ بھئی نا مجھے لوگوں کی باتیں نہیں سننی۔" نانو جان نے فوراً سے کانوں کو ہاتھ لگاتے ہوئے کہا تو زرش اور اوہان ہنس دیئے۔

"نانو میں آپکا بیٹا ہوں نا تو آپ اس گھر کو امی کے گھر کی بجائے میرا گھر سمجھ کر آجائیں۔" اوہان کی بات پر نانو نے اسے غصے سے دیکھا۔

"ہمارے خاندان میں جواب تک نہیں ہوا وہ اب بھی نہیں ہوگا۔ ہم پر تو بیٹی کے گھر کا پانی بھی جائز نہیں۔" نانو پختہ انداز میں بولیں۔

www.novelsclubb.com

"نانو یہ کس زمانے کی باتیں کر رہی ہیں آپ اور یہ سب ہندوؤں کی رسمیں ہیں۔ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم بھی تو اپنی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کے گھر جاتے تھے پھر؟"زرش کی بات پر ماموجان دونوں بچوں کو دیکھ کر مسکرا دیے۔

"بس بس مجھے نہ سمجھاؤ۔"نانو ہاتھ کھڑے کرتی ہوئی بولیں۔

"اصل میں نانو کو بھی باہر جانے کا بہت شوق ہے۔"اوہان نانو کو دیکھ کر بولا تو سب ہنس دیے۔

"ہاں تو کیا نہ ہو شوق؟میں بھی تو دیکھوں کہ انگریز کیسے دکھتے ہیں۔"نانو بھی گردن اکڑا کر بولیں۔

"باجی ہم کونسا ابھی جا رہے ہیں؟ابھی تو عفاف کی باقاعدہ رخصتی کریں گے اسکے کچھ عرصے بعد سوچیں گے۔آپ پریشان نہ ہوں۔"ماموجان کی بات پر سب خاموش ہو گئے لیکن شبانہ بیگم غیر مطمئن تھیں۔

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

وہ نظریں ان دو قیمتی جانوں پر ٹکائے خیالات کی کئی منزلیں طے کر رہا تھا۔ وہ دو قیمتی جانیں جس میں اسکی جان، اسکی ہستی بستی ہے۔ وہ جانیں جس کے لیے اس نے سالوں آنکھوں میں خواب سجائے تھے۔ حالات کا ظلم ایسا جو اسکی آنکھوں کے ننھے لیکن قیمتی خوابوں کو چکنا چور کر گئے تھے۔ اور ان خوابوں کی کرچیوں کی جلن اور چبھن ایسی تھی جو اسکی روح کو لہولہان کر رہی تھی۔ ان قیمتی جانوں کو لے کر اس نے کتنی تدابیریں کی تھیں۔ وہ تمام تدابیر تقدیر کی لپیٹ میں ایسی الجھیں کہ وہ منہ کے بل زمین پر گرا تھا۔ یہ تکلیف اتنی تھی کہ وہ نہیں سمجھ پا رہا کہ وہ شکوہ کس سے کرے؟ کیا اپنی تقدیر سے؟ یا اپنی تدابیر سے جو اسے راس ہی نہیں آئیں؟

"کیا دیکھ رہے ہو؟" جبرائیل صاحب نے اسکی نظروں کے تعاقب میں دیکھتے ہوئے پوچھا تھا جہاں زوہا سوئے ہوئے ازلان کے منہ میں ایک ہاتھ سے فیڈر ڈالے دوسرے ہاتھ سے اسے تھپک رہی تھی۔ وہ کچھ نہ بولا۔ نہ چہرہ موڑا بس بے بس نظروں سے انہی دونوں کی جانب دیکھتا رہا۔

www.novelsclubb.com

"مایوس نہیں ہو بیٹا۔اللہ ہیں ناسب ٹھیک ہو جائے گا۔" جبرائیل صاحب کی بات پر اسکے چہرے پر ایک تلخ سی مسکراہٹ ابھری تھی۔ نظریں اس نے اپنے بچوں کے چہروں سے ہٹا کر اپنے سامنے پھیلی اپنی بے جان ٹانگوں پر جمادیں۔

"آپکو پتہ ہے جب بچہ پہلی دفعہ ایک باپ کے ہاتھ میں آتا ہے تو اس باپ کو اپنے بچے کے چہرے پر کیا نظر آتا ہے؟" وہ سوال کر کے خاموش ہوا جبرائیل صاحب نے کوئی جواب نہ دیا وہ جانتے تھے کہ اسے ابھی ضرورت ہے کہ اسے سنا جائے۔

"ایک باپ کو اس کے چہرے پر اپنا عکس نظر آتا ہے۔" کچھ تاسف بعد وہ خود ہی بولا تھا۔

"لیکن جانتے ہیں وہ عکس اس قدر مکمل ہوتا ہے، جس میں کسی بھی قسم کے نقص کی گنجائش نہیں ہوتی۔" وہ دھیما سا مسکرایا تھا۔

www.novelsclubb.com

"ایک انسان ہونے کے ناطے اس باپ میں بے شمار غلطیاں، برائیاں اور محرومیاں ہوتی ہیں لیکن جب وہ پہلی بار اپنے بچے کو دیکھتا ہے تو اس عکس میں اسے کوئی غلطی،

برائی یا محرومی نظر نہیں آتی وہ عکس بہت مکمل اور خوبصورت ہوتا ہے، کسی فرشتے جیسا۔" جبرائیل صاحب کی نظریں اسکی جھکی پلکوں پر تھیں جو کبھی جھکتی اور کبھی اٹھتی جو چیز وہاں ایک سی تھی وہ مایوسی تھی، گہری چھاپ چھوڑ دینے والی مایو۔۔

سی۔

"آپکو پتہ ہے جب ایک باپ پہلی بار اپنے بچے کو اپنے ہاتھوں میں تھامتا ہے تو اسے اپنے ہاتھوں میں ہلکی سی لرزش محسوس ہوتی ہے کیونکہ اس پر ایک بڑی زمے داری ڈالی جا چکی ہوتی ہے۔" وہ اپنے دونوں ہاتھوں کو سامنے پھیلائے تکتے ہوئے کہہ رہا تھا۔ جبرائیل صاحب کی نظریں بھی اس کے چہرے سے پھسل کر اسکے مظبوط ہاتھوں پر گئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"آپکو پتہ ہے جب ایک باپ پہلی بار اپنے بچے کا ماتھا چومتا ہے تب وہ ایک عہد کرتا ہے خود سے۔" اسے کوئی مل گیا تھا جو اسے سنے، بغیر ٹوکے، بغیر جج کیے، بغیر اسکے خیالات کو رد کیے۔ اسکے دل میں غموں کا گلیشیر بن چکا تھا اسے ضرورت تھی بہہ

جانے کی لیکن اس گلیشیر کو پگھلانے کے لیے کسی بیرونی طاقت کی ضرورت تھی۔ وہ طاقت اسے جبرائیل صاحب مہیا کر رہے تھے، اسکا سامع بن کر۔ وہ اپنی خاموشی کی نرم گرمائیش اور توجہ کا بھرم دے کر اسکے دل کے دکھوں کے گلیشیر کو نہ صرف پگھلا رہے تھے بلکہ اسے بہہ جانے کا راستہ بھی دے رہے تھے۔

"وہ باپ خود سے عہد کرتا ہے کہ وہ خود میں پائی جانے والی ایک بھی برائی اپنے بچے میں نہیں آنے دے گا۔ وہ خود سے عہد کرتا ہے کہ اپنے بچے کو اس قابل بنائے گا کہ جو غلطیاں وہ خود کرتا آیا ہے وہ اسکے بچے نہ کریں۔ پتہ ہے اس وقت اس باپ کو اپنی تمام محرومیاں یاد آ رہی ہوتی ہیں اور وہ خود سے عہد کرتا ہے کہ اپنی جان مار دے گا لیکن اپنے بچے کو وہ محرومیاں نہیں دیکھنے دے گا جو اس نے دیکھی تھیں۔"

اس بار اس نے نظریں ٹیڑھی کر کے ایک بار پھر ان دونوں کی جانب دیکھا۔ کیا تھا ان نظروں میں ایسا کہ جبرائیل صاحب کو اپنا دل کٹتا ہوا محسوس ہوا۔

www.novelsclubb.com

"ایک باپ کو بہت ناز ہوتا ہے خود پر۔اور اسی ناز کے تحت اسے بھروسہ ہوتا کہ وہ اپنے بچے کی ایسی پرورش کرے گا کہ اسکی اولاد وہ ہوگی جو وہ چاہتا ہوگا۔"اس بار اس نے نظریں آسمان پر ٹکائی تھیں۔آسمان پر کبوتر گروہ در گروہ ہوا میں پر پھیلائے اڑ رہے تھے۔ایک سرشاری ایک غرور تھا انکی اڑان میں۔

"وہ جیسے جیسے اپنے بچوں کو بڑا ہوتا دیکھتا ہے کئی تدابیریں کرتا ہے۔یہ کرے گا...وہ کرے گا...اپنے بچوں کے لیے رول ماڈل بنے گا...انکی ضروریات انکی خواہشات کو انکی زبان پر آنے سے پہلے پورا کرے گا۔..انہیں کبھی کسی دوسرے کا محتاج نہیں ہونے دے گا۔...لیکن...."جبرائیل صاحب کو لگا اب اسکا لہجہ بھرایا تھا۔

"لیکن وہ باپ بے بس ہوتا ہے،حالات کے ہاتھوں،تقدیر کے ہاتھوں،وہ بے بس ہوتا ہے اللہ کے فیصلوں کے آگے۔آپ کو پتہ ہے اس باپ کا جرم کیا ہوتا ہے؟ اسے کیوں حالات کے سامنے بے بس کر دیا جاتا ہے؟"اس کی نظروں نے ان کبوتروں کی سرشاری،انکی مغرور اڑان کے باوجود انکے پنجوں میں موجود چھلوں کو

www.novelsclubb.com

میگنیفائی کیا تھا۔وہ جو خود کو خود مختار اور آزاد سمجھ رہے تھے یہ چھلے انکے خیالات کی نفی کررہے تھے۔ وہ آزاد نہیں تھے وہ کسی کے ماتحت تھے۔وہ بھی کسی کے غلام تھے۔

"اس باپ کا جرم ہوتا ہے کہ وہ خود کو خود مختار سمجھ بیٹھتا ہے۔ جس ناز، جس غرور، جس سرشاری میں وہ ڈوبا ہوتا ہے وہ اسے بھلادیتی ہے کہ وہ کسی کا ماتحت ہے۔وہ اپنے آپ کو اپنی اولاد کا مالک سمجھنے لگ جاتا ہے اور اسی غلط فہمی میں وہ خود کو کھو دیتا ہے۔"کبوتروں کے گروہ میں سے ایک کبوتر الگ ہوا تھا۔

"اسکی تدابیریں اور اسکی خواہشات حالات اور وقت کے فیصلوں کے ستم سے ایسی مار کھاتی ہیں کہ کبھی نہ جڑنے کے لیے ریزہ ریزہ ہو جاتی ہیں۔"وہ کبوتر انکی چھت کے منڈیر پر آکر بیٹھا تھا اور اسکی نظریں اسی تنہا کبوتر پر تھیں۔جو تھک چکا تھا حالات سے یا شاید زندگی سے۔

www.novelsclubb.com

"آپ جانتے ہیں ایک باپ کو خوش فہمی ہوتی ہے کہ وہ اپنی اولاد کا مالک ہے۔ لیکن اس خوش فہمی کا ٹوٹنا اس باپ کی کمر توڑ جاتا ہے۔ یہ خیال کہ وہ مزید اپنی اولاد کا رول ماڈل نہیں رہا، وہ مزید اس قابل نہیں رہا کہ اپنی اولاد کی فرمائشیں پوری کر سکے، وہ مزید اپنی اولاد کو خوداری کے لیکچرز نہیں دے سکتا، وہ انہیں نظریں اور سر اٹھا کر جینا نہیں سکھا سکتا، وہ مزید اپنی اولاد کی بیک بون نہیں رہا.... آپکو پتہ ہے یہ کتنا تکلیف دہ ہوتا ہے؟ ایک باپ بہادر ہوتا ہے سب کے سامنے لیکن جب وہ اپنی اولاد کی طاقت نہیں رہتا تب وہ مر جاتا ہے اندر سے۔ سانسیں تب بس فیصلے کے انتظار میں رہتی ہیں۔" وہ کبوتر ایک دم سے اڑا تھا پھڑ پھڑاتے ہوئے شاید اسے اسکی دل کو بوجھل کر دینے والی باتیں پسند نہیں آئی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"میں مر چکا ہوں جبرائیل صاحب! میں مر چکا ہوں۔!" دھیمے سے کہتے ہوئے اس بار اس نے سر سپورٹ سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔ روح تو مرجھا گئی تھی لیکن سانسوں کے کٹنے کا تھکا دینے والا انتظار طویل تھا۔ انتظار کب آسان ہوا ہے؟

وہ کہہ چکا تھا جو کہنا تھا۔وہ بہا چکا تھا اس درد کو جو دل میں ڈیرہ جمائے بیٹھا تھا۔اب دل خالی ہو گیا تھا کسی ہولو فٹبال کی طرح بالکل خالی۔

"خود کو اپنی اولاد کا مالک سمجھنا واقعی اس باپ کا جرم تھا۔"سارے میں چھائی بوجھل اداسی میں مظبوط آواز ابھری تھی۔

"وہ باپ اپنی اولاد کا مالک نہیں بلکہ امام تھا۔"انسان کا دل ایسی جگہ ہے جو کبھی خالی نہیں رہ سکتا۔خالی دل مردوں کا ہوتا ہے جو دھڑکنا نہیں جانتا۔ایک دھڑکنے والا دل کبھی خالی نہیں رہ سکتا اسے خود میں کوئی وزن چاہیے ہوتا ہے۔اسی لیے تو کہتے ہیں کہ ہم کسی کی محبت اپنے دل سے ختم نہیں کر سکتے بلکہ اس محبت سے بڑی محبت لا کر اسے دبا سکتے ہیں۔اسکے دل کا بھاری درد بہہ گیا تھا اسے اب جبرائیل صاحب بھر رہے تھے۔وہ اس کے دل کو اپنے طریقے سے بھرنا چاہتے تھے اس سے پہلے کہ شیطان اس پر وار کر کے اس میں

سما جائے۔

www.novelsclubb.com

"اسکا کام نہ تو اپنی اولاد کو رزق دینا تھا نہ ان پر حکمرانی کرنا۔اسکا کام تو امامت کرنا تھا۔"اس بات پر زریب نے چونک کر آنکھیں کھول کر انکی جانب دیکھا تھا۔

"رزق کی ذمے داری اللہ نے خود اٹھائی ہے۔ایک یتیم کو بھی اس جہاں میں رزق مل جاتا ہے۔اس باپ نے تو امامت کرنی تھی۔اس باپ نے تو اللہ کی پہچان کروانی تھی بس۔باقی اسکی اولاد کی برائیاں دور کرنا،انکی غلطیوں کو نیکیوں سے تبدیل کرنا اور انکو محرومیوں سے نجات دینا اللہ کا کام تھا نہ کہ اس باپ کا۔روزِ محشر اس باپ کی حیثیت اپنے گھر والوں پر امام کی ہو گی۔اسکے تمام اہل و عیال اس سے جڑے ہوں گے۔اگر وہ امام امامت صحیح نہیں کرے گا تو جو غلطیاں اسکی اولاد کرے گی اسکا بھار اس باپ کو بھی اٹھانا پڑے گا،اس باپ کو بھی نیچے گھسیٹا جاتا ہے۔لیکن امامت اچھی کی ہو،اور اولاد نیک اعمال کرے اور دین کی خدمت کرے تو اللہ اس اولاد کے ساتھ اس کے باپ کو بھی درجے میں اوپر اٹھاتا ہے۔"وہ آنکھوں میں الجھن لیے انہیں حیرت سے دیکھ رہا تھا۔

"جانتے ہو جب میں اپنی بیوی بچوں کو دیکھتا ہوں تو کوئی تدبیر نہیں کرتا نہ ان کو اپنے طریقوں پر چلانے کی زبردستی کوشش کرتا ہوں۔" وہ مسکراتے ہوئے بول رہے تھے۔

"پھر کیا کرتے ہیں؟" سوال برجستہ تھا۔

"دعا!" جواب بھی مطمئن اور بے ساختہ تھا۔

"کونسی دعا؟" انداز میں بے قراری تھی۔

"عبادالرحمٰن کی دعا!" انداز ٹھہرا اور پر سکون تھا۔

"عبادالرحمٰن؟" وہ ایک اچھا انسان تھا پر قرآن کا طالب علم نہیں تھا۔

"ہاں عبادالرحمٰن! منفرد بندے! محبوب بندے!" زریب کی الجھن پر وہ مزید بولے تھے۔

"عبادالرحمٰن ایک خاص درجہ ہے جو اللہ نے اپنے خاص بندوں کے لیے مختص کیا ہے۔"

"کیا دعا کرتے ہیں عبادالرحمٰن ؟" زریب کے سوال پر وہ کچھ لمحے کی خاموشی کے بعد گویا ہوئے تھے۔

"رَبَّنَا ہَبِ ◌ لَنَا مِن ◌ اَز ◌ وَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّةَ اَع ◌ یُن ◌ وَّاج ◌ عَل ◌ نَا لِل ◌ مُتَّقِی ◌ نَ اِمَامًا ﴿۷۴﴾

اے ہمارے رب ہمیں ہماری بیویوں اور ہماری اولاد سے آنکھوں کی ٹھنڈک عطا فرما، اور ہمیں متقیوں کا امام بنادے۔"

"عبادالرحمٰن اپنے اللہ سے دعا کرتے ہیں کہ انکی آنکھوں کو انکی بیویوں اور بچوں کے ذریعے ٹھنڈک پہنچے۔ آنکھوں کی ٹھنڈک یعنی سکونِ قلب۔ سکون خوابوں یا خواہشات میں نہیں ہوتا بلکہ سکون متقی اولاد میں ہوتا ہے۔ ہماری امت کا بحران یہ ہے کہ ہمارے فیملی یونٹ تباہ ہو چکے ہیں۔ مسجد میں میرے پاس سینکڑوں کیسیز آتے ہیں۔ لوگ نہیں جانتے کہ انہوں نے کیسے اپنی اولاد کی پرورش کرنی ہے۔ وہ بیلنس کرنا نہیں جانتے یا بہت ڈھیل دے دیتے ہیں یا ایک دم سے ان پر اتنی

www.novelsclubb.com

پابندیاں لگادیتے ہیں کہ انکا دم گھٹ جائے۔ شوہر نہیں جانتے کہ شوہر ہونا کیا ہوتا ہے...بیویاں بھول گئی ہیں کہ ایک بیوی کیا ہوتی ہے۔ باپ نہیں جانتے کہ بچوں کو کیسے کنڑول کرنا ہے۔ ہم نہ صرف اپنے آپ کو بلکہ ایک دوسروں سے جڑے رشتوں کی اہمیت بھول گئے ہیں۔ اور یہ سب بھول کر ہم تباہ ہورہے ہیں۔ اس لیے عبادالرحمٰن اللہ سے متقین کے اوپر امام بننے کی دعا کرتے ہیں۔" زریب دم سادھے انہیں سن رہا تھا۔ غیر محسوس انداز میں نویرہ بھی پاس آکر بیٹھ گئی تھی۔

"جب ہم یہ دعا پڑھ رہے ہوتے ہیں تو ہم اپنے خاندان کی حفاظت کر رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنا یونٹ بچا رہے ہوتے ہیں۔ ہم اپنی مورل ویلیوز کا تحفظ کر رہے ہوتے ہیں۔ ماں باپ کی پہلی ترجیح اسکی اولاد کا کیریئر، انکے خواب اور خواہشات نہیں ہونی چاہیے بلکہ انکی پہلی ترجیح انکی اولاد کا اسلام ہونی چاہیے۔" انکی بات پر نویرہ مسکرائی تھی، وہ جانتی تھی کہ وہ زریب کو کیا سمجھانا چاہ رہے تھے۔ جبرائیل صاحب قرآن کی مدد سے اسے اسکی اہمیت سمجھا رہے تھے۔

"مسجد میں کئی باپ آتے ہیں میرے پاس بتاتے ہیں کہ جب تک اولاد کو ڈنڈے سے نماز پڑھائی انہوں نے پڑھی لیکن جیسے ہی وہ ذرا بڑے ہوئے نماز چھوڑ گئے۔ اب اگر انہیں نماز کا کہو تو وہ بے زار ہوتے ہیں، نافرمانی کرتے ہیں۔ ان باپوں کو شکوہ ہوتا ہے کہ وہ تو اپنے والدین کے اتنے نافرمان نہ تھے جتنی نافرمان انکی اولاد ہے۔ ایسا کیوں؟" جبرائیل صاحب رکے شاید وہ اسکا جواب زریب سے چاہتے تھے۔ زریب تذبذب کا شکار ہوا۔

"آج کل کے بچے پہلے بچوں جیسے فرمابردار نہیں۔ آج کل کے بچے نافرمان ہیں۔ شاید اس لیے۔" وہ کچھ لمحوں بعد سوچ کر بولا تھا۔

"فرق فرمابرداری یا نافرمانی میں نہیں بلکہ فرق جنریشن اور ہمارے دور میں ہے۔ آج کے بچے ہمارے زمانے کے بچوں جیسے نہیں۔ یہ اکیسویں صدی ہے۔ اس صدی میں والدین کو اپنے بچوں کو ہینڈل کرنے کے لیے اکیسویں صدی کے ٹولز

سیکھنے ہوں گے۔ وہ اس دور کی جنریشن کو انیسویں صدی کے ٹولز کے ذریعے ہینڈل نہیں کر سکتے۔ ہمیں ضرورت ہے یہ سمجھنے کی۔"

"مطلب ماں باپ کو تربیت کا انداز بدلنا ہو گا؟" اس بار نویرہ بولی تھی۔ زریب نے چونک کر اسکی جانب دیکھا وہ اسکے قریب ہی بیٹھی تھی۔ اس نے کبھی غور نہیں کیا کہ نویرہ کیسے بچوں کو ہیڈل کرتی تھی لیکن اسے یقین تھا کہ وہ اکیسویں صدی کے ان ٹولز سے واقف ہو گی جنکا جبرائیل صاحب اس سے ذکر کر رہے تھے۔

"جانتے ہو بچوں کو اسلام سکھاتے ہوئے ماں باپ پہلی غلطی کیا کرتے ہیں؟" انکے سوال پر زریب نے نفی میں سر ہلایا تھا۔

"وہ انکے ننھے معصوم دماغوں میں اسلام کا خوفناک خاکہ کھینچتے ہیں۔ جھوٹ نہیں بولو اللہ زبان پر کوئلہ رکھ دیں گے۔ کسی کی چیز اسکی اجازت کے بغیر نہ اٹھاؤ اللہ ہاتھ کاٹ دیں گے۔ نماز پڑھو نہیں تو اللہ آگ میں ڈال دیں گے۔ اسکے سامنے اللہ کو ظالم دیو بنا کر پیش کرتے ہیں۔ استغفر اللہ! کیا وہ بچہ جسکا دل اللہ کی محبت کی

www.novelsclubb.com

بجائے خوف سے بھر دیا جائے وہ اللہ سے محبت کرے گا؟ کون ہے اللہ؟ وہ ہمارے زمانے کے بچے تھے جو چپ چاپ سر جھکائے ماں باپ کے ڈراوے میں آکر نیک کام کر لیتے تھے۔ یہ وہ بچے نہیں ہیں، انکا دور اور ہے۔ یہ سائنس اور سوشل میڈیا کا زمانہ ہے یہاں ہمارے بچے کو دنیا کی ہم سے زیادہ اویرنیس ہوتی ہے۔ آج کے بچے جو ہر چیز کی ریزن تلاش کرتے ہیں انکا حق ہے کہ انہیں اللہ کا تعارف کروایا جائے۔ بجائے اسکے کہ جہنم یا آگ کا خوف دلایا جائے، انہیں پہلے اللہ کی محبت دکھانی چاہیے۔ پہلے ان کے نرم دلوں کو اللہ کی محبت سے بھرو پھر انہیں روکو بیٹا یہ اللہ کو پسند نہیں، یہ نہ کرو۔ میں گیرانٹی دیتا ہوں وہ بچہ جو کام آپ کے یا اللہ کے خوف سے نہیں چھوڑتا وہ کام وہ اللہ کی محبت میں چھوڑے گا۔ جو نماز وہ خوف سے نہیں پڑتا وہ نماز وہ محبت میں پڑھے گا۔ آپکے خوف سے بچہ آپکے سامنے تو پڑھ لے گا لیکن آپ کی غیر موجودگی میں نہیں۔ ہماری بیوی ہماری اولاد اللہ کا تحفہ ہوتے ہیں۔ اور ہمیں انکی قدر کرنی ہے۔ انکے لیے دعا کرنی ہے۔ ان پر محنت کرنی ہے۔

www.novelsclubb.com

محبت سے انہیں سمجھ کر۔"اس بار جبرائیل صاحب زریب کو دیکھ کر مسکرائے تھے۔

"تو بابا بچوں کو روکیں نہیں تو کیا کریں۔اس عمر میں وہ کہاں سمجھتے ہیں۔"نویرہ کی بات پر جبرائیل صاحب مسکرا دیے۔

"اسی عمر میں ہی تو سمجھتے ہیں۔روکو! لیکن ساتھ وجہ بیان کرو۔ایسی وجہ جس سے بچہ مطمئن ہو کر وہ کام چھوڑ دے۔اس سے بچے کو تجسس نہیں رہتا کہ اسے اس کام سے کیوں روکا جا رہا ہے۔"نویرہ نے سمجھتے ہوئے سر ہلایا۔اسے یاد تھا کہ بچپن میں جبرائیل صاحب کیسے انہیں بجلی کے بورڈز سے دور رکھتے ہیں اور کس طرح انہیں جھوٹ سے روکتے تھے۔وہ ایک کہانی بنا کر سنایا کرتے تھے اور آخر میں سمجھاتے تھے کہ یہ کیوں غلط ہے۔ایسا کیوں نہیں کرنا۔

www.novelsclubb.com

"زوہا تمہیں سوپر۔مین یوں ہی نہیں کہتی تم ان سب کے سوپر۔ہیرو ہو۔انکے امام ہو۔تم نے انکی تربیت ایسی کرنی ہے کہ یہ متقیوں میں شامل ہوں۔رزق کا وعدہ اللہ

کا ہے وہ یتیم کو بھی ملتا ہے تمہاری اولاد کو بھی ملے گا۔ وہ سوچ کر شکوہ مت کرو جسکا اختیار اللہ نے تم سے چھین لیا اسکا شکر ادا کرو جسکا اختیار اب بھی تمہارے ہاتھ میں ہے۔ اسے سوچ کر مت روجو نہیں کر سکتے، اسے سوچ کر کوشش کرو جو کر سکتے ہو۔ میں تمہارے بچوں کا نانا ہوں انکا امام نہیں، انکے امام تم ہو زریب۔ صرف ٹانگیں گئی ہیں نا؟ زبان، دماغ، دل، آنکھیں اور ہاتھ سب سلامت ہیں۔ تمہارے بچے ایک مظبوط چھت تلے ہیں۔ زریب حالات بدلے ہیں تمہاری اہمیت اور جگہ نہیں۔ اپنی اہمیت سمجھو۔ اور اپنی اولاد کی امامت کرو۔" نویرہ مسکرائی تھی۔ اور زریب کو نئی ڈائیمینشن ملی تھی۔ وہ ایسی تربیت واقعی اپنی اولاد کو نہیں دے رہا تھا۔ اسکا سارا دھیان تو انکی ضروریات اور فرمائشوں پر تھا۔ دنیوی ضروریات میں وہ واقعی اپنی اولاد کی روحانی ضرورت بھول گیا تھا۔

www.novelsclubb.com

••••••••••••••••••••••••••••••••

پورے لاؤنج میں موبائل کے بجنے کی آواز گونج رہی تھی۔اور وہ ساکت نظروں سے موبائل کی سکرین کو تکے جا رہی تھی۔ردا کافی کے دو کپ لیے لاؤنج میں اسکے قریب آ کر بیٹھ گئی۔'حارث 'نام بار بار بلنک کر رہا تھا موبائل پر۔

"فون اٹھاؤ، بج رہا ہے۔"ردا کی بات پر آمنہ نے موبائل اٹھایا اور پاؤر آف کر دیا۔

"فون کیوں نہیں اٹھا رہی؟ کس کا فون تھا؟"ردا نے لبوں سے مگ کو لگاتے ہوئے اسے جانچتی نظروں سے دیکھتے ہوئے سوال کیا۔

"ردا میں نے زرش کے ساتھ بہت برا بی ہیو کیا تھا یہاں آنے سے پہلے۔مجھے ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا۔وہ بہت ہرٹ ہوئی ہو گی۔"ردا نے ٹی وی آن کیا۔

"بلاوجہ تو نہیں کی ہو گی تم نے بد تمیزی اس نے بھی کچھ نا کچھ تو ضرور کیا ہو گا۔"ٹی وی چینلز کی سر فنگ کرتے ہوئے وہ مطمئن سے انداز میں بولی۔

"وہ ہر چیز کو مختلف انداز میں دیکھتی ہے۔اسے لگتا ہے کہ میں بہت گنہگار ہوں۔ ہاں مجھے معلوم ہے کہ میں کچھ چیزوں میں غلط ہوں لیکن وہ کیوں مجھ پر رعب

جھاڑتی ہے؟ میرے اعمال میری مرضی۔" آمنہ کی بات پر ردا نے اسکی جانب دیکھا۔

"واقعی تمہارے اعمال تمہاری مرضی پھر اسکو اتنا سر پر کیوں سوار کر رہی ہو؟" ردا کی بات پر آمنہ خاموش ہو گئی۔

"مجھے معلوم ہے کوئی انسان بھی اتنا نیک نہیں ہوتا جتنا زرش نظر آنے کی کوشش کرتی ہے۔ وہ ضرور ہم سے کچھ چھپا رہی ہے۔" آمنہ کی بات پر ردا چونکی۔

"واقعی! کوئی اتنا پرفیکٹ کیسے ہو سکتا ہے، جیسے وہ نظر آتی ہے۔" ردا سوچ میں پڑ گئی۔

"تمہاری تو زرش سے بہت دوستی تھی تمہیں کچھ تو اندازہ ہو گا کہ وہ آخر کیا ہے جو وہ اصل میں چھپانا چاہتی ہے۔ اور وہ ایسے سب کے سامنے اتنی پرفیکٹ کیوں نظر آتی ہے؟" ردا کے سوال پر آمنہ نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

www.novelsclubb.com

"ہماری دوستی جب تک تھی، تب زرش ایسی نہیں تھی۔ میری اس سے ملاقات چار سال بعد اب ہوئی ہے اور ان سالوں میں اس میں بہت فرق آیا ہے۔ میں تو دور تھی تم پاس تھی اس کے۔" آمنہ کی بات پر ردا نے آنکھیں گھمائیں۔

"میں اس کے پاس کبھی بھی نہیں تھی۔ مجھے وہ بچپن سے ہی نہیں پسند، بس تمہاری آنکھیں ہی دیر سے کھلی ہیں۔"

"زرش اصل میں کون ہے؟ یہ جاننا ہی پڑے گا۔" آمنہ نے دائیں ہاتھ کی مٹھی بنا کر اسے تھوڑی کے نیچے جماتے ہوئے ڈرامائی انداز میں کہا تھا۔

"آخر کون ہے یہ زرش؟ ایک ہی چھت کے نیچے رہتے ہوئے وہ مائرہ بھابھی سے اتنی مختلف کیوں ہے؟ اور آخر ایسا کیا ہے اس کے پاس کہ اسے ہر چیز سب سے پہلے بہت پرفیکٹ انداز میں مل جاتی ہے؟ آخر ہے کیا اس میں کہ اس کے گھر والے اسے پلکوں پر بٹھاتے ہیں؟" کافی کا گھونٹ بھرتے ہوئے وہ تمام سوچیں جو اس کے دماغ کی تہوں میں چھپی تھیں ہائی لائٹ ہو رہی تھیں۔

www.novelsclubb.com

"ردا میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔" آمنہ کے ایک دم جوش سے چیخنے پر ردا سوچوں سے چونکی۔

"کیسا آئیڈیا؟" ردا کے سوال پر آمنہ اس کے کان کے قریب ہو کر کچھ بڑبڑائی۔

"اس سے کیا ہو گا؟" ردا کے سوال پر آمنہ نے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"اس کے چھپے راز ہم پر واضح ہوں گے۔ کوئی مجرم جتنا بھی اچھا کیوں نہ ہو اپنے جرم میں لیکن... وہ کہیں نہ کہیں غلطی ضرور کرتا ہے۔... وہ جتنے مرضی ثبوت مٹا دے لیکن کوئی نہ کوئی ثبوت تو ضرور چھوٹ جاتا ہے، ہمیں مل کر اس ثبوت تک پہنچنا ہو گا۔ ہم کریں گے اسکا پردہ فاش۔" آمنہ چہرے پر مسکراہٹ سجائے آنکھوں میں شیطانی چمک لیے ردا کے سامنے ہاتھ پھیلا کر بولی تو ردا مسکرا دی۔

www.novelsclubb.com

"اوکے! لیٹس ٹیم اپ فار دس مشن۔" وہ آمنہ کے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کر بولی۔

"ایک بات بتاؤں؟ مجھے ہم دونوں سے ولنز والی وائیبز آرہی ہیں۔" آمنہ کی بات پر ردا نے اسے گھور کر دیکھا۔

"مجھے لگ رہا ہے کہ ہم دونوں زرش کی کہانی کے ولنز بننے والے ہیں۔" آمنہ کی اگلی بات پر ردا ہنس دی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔ ہر انسان اپنی کہانی کا ہیرو ہوتا ہے۔ جس طرح ہماری کہانی میں زرش ولن ہے اور ہم ہیروز بالکل اسی طرح اسکی کہانی میں ہم ولنز ہیں۔" ردا مسکرا کر بولی۔

"لیکن زرش نے تو ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔" آمنہ کا ضمیر جاگ رہا تھا۔

"تو ہم کونسا اسے نقصان پہنچانے لگے ہیں؟ ہمارا مقصد صرف سچ سامنے لانا ہے بس۔" ردا نے اس کے جاگتے ضمیر کو تھپکی دے کر سلانا چاہا۔

"لیکن کسی کی جاسوسی کرنا.."

www.novelsclubb.com

"فار گاڈ سیک آمنہ یہ تمہارا آئیڈیا ہی ہے۔" ردا چڑ کر بولی۔

"تبھی تو ڈر رہی ہوں کہ اگر جہنم میں گئی تو تم سے زیادہ سزا مجھے ملے گی کیونکہ آئیڈیا میرا تھا۔" آمنہ خوف سے منہ میں ہی بڑبڑائی۔

"کیا کہہ رہی ہو اونچا بولو۔" ردا اسکی بڑبڑاہٹ پر بولی۔

"میں یہ کہہ رہی ہوں کہ ہم ولنز ہی بننے والے ہیں تم مانو یا مانو۔"

"تو کیا ہوا؟ جیسے دنیا میں شیطان ضروری ہے ویسے ہی کہانی میں ولن ضروری ہے۔
"

"ایں؟" ردا کی بات پر آمنہ نے منہ کھول کر اسے دیکھا۔

"تم مجھے اور خود کو شیطان کہہ رہی ہو؟" آمنہ کو صدمہ لگا تھا۔

"پاگل! صرف مثال دے رہی ہوں۔ یہ بتاؤ پلان پر کام کب سے شروع کرنا ہے؟
"

"کل مائرہ آپی کی شاپنگ لے کر جانا ہے نا، تب سے۔" آمنہ کی بات پر اسکے چہرے پر مسکراہٹ ابھری۔

"تیار رہو زرش! ولنز کی اینٹری ہو چکی ہے۔ اب مزہ آئے گا۔"

••••••••••••••••••••••••••

سنہری پردے دیوار گیر کھڑکی پر پھیلے باہر سے آتی روشنی کا راستہ روکے ہوئے تھے۔لاؤنج کے صوفے پر وہ ٹانگیں اکٹھی کیے ہاتھوں میں موبائل تھامے ترچھی نگاہوں سے سب کو تک رہی تھی۔

"یہ والا دیکھیں مائرہ آپی۔یہ والا بیگ مجھے سب سے زیادہ پسند آیا تھا۔" کارپٹ پر بیٹھی ردا نے اپنی ساتھ بیٹھی مائرہ کو کپڑوں کے پھیلاوے کے نیچے سے برانڈڈ بیگ نکال کر دکھایا۔

"واؤ گورجیس!" مائرہ کی آنکھوں کی چمک کافی تھی بتانے کے لیے کہ یہ اسے کس حد تک پسند آیا تھا۔زرش نے منہ بنا کر آنکھیں گھمائیں۔

www.novelsclubb.com

"بس پھوپھو کو پسند نہیں آیا۔" ردا نے صوفے پر اپنی والدہ اور چچی جان کے ساتھ چائے پیتی پھپھو کو دیکھ کر دھیمی آواز میں اطلاع دی۔

"وہ کیوں؟" مائرہ نے چونک کر پوچھا۔

"کیونکہ میری والدہ صاحبہ کا کہنا ہے کہ کیا فائدہ پندرہ ہزار لگا کر یہ بے ڈھنگا سا بیگ لینے کی۔" آمنہ نے دھیمی آواز سے ہنستے ہوئے کہا۔ وہ سب ہنس دیں سوائے زرش کے۔ زرش نے منہ بسور کر موبائل سے نظریں ہٹا کر انکی جانب دیکھا جن میں سے کوئی بھی اسے لفٹ نہیں کروا رہی تھی، اسے بھی کب انکی پرواہ تھی؟

"زرش تم بھی دیکھو تائی جان اور ردا نے کتنی خوبصورت شاپنگ کی ہے۔" مائرہ کی نظر جب بے زار سی بیٹھی زرش پر گئی تو ہلکے سے آنکھیں دکھا کر اسے بھی اس سب میں شامل ہونے کو کہا۔ ابھی ان کے آنے سے پہلے امی نے بہت لمبا لیکچر اسے دیا تھا سب کے ساتھ گھل مل کر بیٹھنے کا، وہ بھی کوئی الگ تھلگ سب سے بے زار رہنے والی لڑکی نہ تھی لیکن جب سامنے والا بات بات پر آپکی عزت نفس کو مجروح کرے تو وہاں انسان کیسے نارمل رہے؟

www.novelsclubb.com

"میں دیکھ رہی ہوں۔" وہ موبائل کو سائیڈ پر رکھ کر منمنائی۔

"ہونہہ! دیکھ رہی ہوں۔" ردا نے بہت ہی ہلکی آواز میں اسکی نقل اتاری لیکن وہاں بیٹھی ہر لڑکی تک آواز باخوبی گئی۔ زرش نے ناپسندیدگی سے ردا کی پشت کو دیکھا جواب کچھ اور نکال کر مائرہ کو دکھا رہی تھی۔ اس کی اس بدتمیزی پر کسی نے کسی قسم کا ردعمل نہیں دیا ہاں البتہ مائرہ کے چہرے کے تناؤ سے لگ رہا تھا کہ اسے بھی یہ اچھا نہیں لگا۔ زرش اسے کچھ اچھا خاصہ سنانا چاہتی تھی لیکن اسے سمجھ نہیں آیا کہ کیا کہے۔ لوگ کتنے آرام سے آکر اسے کچھ بھی کہہ جاتے اور وہ چاہتے ہوئے بھی اس انسان کو سنا نہ سکتی۔ لاؤنج میں داخل ہوتے اوہان نے باخوبی یہ منظر دیکھا۔

"زرش یہ دیکھو!" مائرہ نے ماحول میں پھیلے تناؤ کو کم کرنے کے لیے زرش کو ایک بار پھر مخاطب کرتے ہوئے ایک سوٹ اسکی جانب بڑھایا جسے زرش نے نہیں تھاما بلکہ شکوہ کناں نظروں سے مائرہ کو دیکھا کیا واقعی وہ اسکی بہن تھی؟

"مائرہ آپی! زرش کو عادت نہیں ہے باتونی عورتوں کی طرح گھنٹوں شاپنگ کو پھیلا کر اِدھر اُدھر کی باتیں مارنے کی۔ اٹھو زرش کہیں باہر چلتے ہیں۔ ان آنٹیوں میں ہم

تو بالکل بور ہی ہو گئے۔" مائرہ کے زرش کی طرف پھیلائے سوٹ کو تھام کر باقی کپڑوں کی جانب اچھال کر وہ انہیں سنا کر زرش کا ہاتھ تھام کر لے گیا۔ ردا کے تو سر پر لگی اور تلوؤں پر جا بجھی۔ مائرہ اور آمنہ کا چہرہ بھی بجھا تھا۔

"تمیز نہیں ہے آپکے بہن بھائیوں کو، جاہل کہیں کے!" اپنے سامنے پھیلے کپڑوں کو دور دھکیل کر وہ مائرہ سے جل کر بولی تھی۔

"ردا!" آمنہ نے اسے گھورا۔ اور مائرہ وہ تو کئی لمحے کچھ بول ہی نہ سکی۔

"میرا خیال ہے اب سامان سمیٹ لینا چاہیے۔" سامان اکٹھا کرتے ہوئے مائرہ بولی تو ردا ہاتھ جھلا کر اٹھ گئی اور اپنی والدہ کے ساتھ جا بیٹھی۔

"آپ اسکی بات کا مائنڈ مت کیجیے گا۔ آپ کو پتہ تو ہے ہمیشہ سے ہی ایسی ہے۔" آمنہ نے مائرہ کے اترے ہوئے چہرے کو دیکھ کر کہا۔

"ہمم!" وہ بامشکل مسکرا پائی۔

اوہان گاڑی پر زرش، علی (آمنہ کا چھوٹا بھائی)، حدید اور امل کو فیملی پارک لے آیا تھا۔ امل اور حدید جھولے پر بیٹھے جھولے کم لے رہے تھے لڑ زیادہ رہے تھے اور علی ان کے پاس کھڑا انہیں جھولا جھلانے کے ساتھ انکے ناقابل حل مسائل حل کرنے کی ناکام کوشش کر رہا تھا۔ بارہ سالہ علی ان تینوں میں بڑا تھا سو سارے مسئلے اسے ہی حل کرنے تھے۔

"چلو شاباش اب بتانا شروع کرو کہ کیا ہوا ہے؟" گھر والے دبٹے کو حجاب کی شکل میں لپیٹے وہ واک ٹریک پر سر جھکائے آہستگی سے چل رہی تھی جب ساتھ چلتے اوہان نے اسے مخاطب کیا اور ساتھ ہی سر موڑ کر ان تینوں بچوں کو دیکھا۔

"کیا ہوا ہے؟" جواب کی بجائے اس نے کندھے اچکا کر اسے اسی کا سوال لوٹایا۔

"یہ تو تم مجھے بتاؤ گی۔" اوہان نے بھی کندھے اچکا کر لاپرواہی سے کہا جیسے یقین ہو کہ وہ ضرور کہے گی۔

"ایک بات بتائیں۔" زرش نے بازو باندھے سر جھکا کر چلتے ہوئے پاؤں سے پتھر کو ٹھوکر مار کر سوال کیا۔

"کیا؟ پوچھو!"

"لوگ کیوں بدل جاتے ہیں؟" اس نے نظریں اٹھا کر اس سے سوال کیا اور گردن موڑ کر باقی بچوں کو بھی دیکھا جو مصروف نظر آتے تھے۔

"لوگ نہیں بدلتے وقت بدل جاتا ہے۔" اوہان نے بھی پلٹ کر ایک نظر سب پر ڈال کر واپس چلتے ہوئے دوبدو جواب دیا۔

"نہیں لوگ بدل جاتے ہیں۔" زرش نے منہ بنا کر کہا اسے اسکا جواب پسند نہیں آیا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اونہوں.. لوگ نہیں بدلتے، حالات بدل جاتے ہیں۔" اس نے پھر زرش کو ٹوکا۔

"نہیں لوگ بدل جاتے ہیں۔" زرش نے ماتھے پر بل ڈال کر نفی کی۔

"پھر کہوں گا لوگ نہیں بدلتے،انکے ہمارے لیے جذبات بدل جاتے ہیں۔"

زرش نے رک کر اسکی جانب دیکھا۔

"نہیں لوگ بدل جاتے ہیں۔"اس بار وہ چبا چبا کر بولی تھی۔اتنی سی بات اوہان کو سمجھ نہیں آرہی تھی۔

"میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں لوگ نہیں بدلتے،ان کی ترجیہات بدل جاتی ہیں۔"

اوہان نے بھی قدم روک کر اسکی جانب دیکھ کر مسکرا کر کہا۔

"مطلب تو وہ ہی ہوا نا،جب سب ہی بدل گیا تو مطلب وہ انسان ہی بدل گیا۔"

زرش ناک چڑھا کر بولی تھی اور اوہان ہنس دیا۔

"ہاں یہ کہہ سکتی ہو۔"وہ آنکھیں سکیڑ کر متفق انداز میں بولا تو زرش نے سکھ کا سانس لیا۔

"اب بتائیں کہ کیوں بدل جاتے ہیں لوگ،یا آپ کی ڈیفینیشن کے مطابق انکی ترجیہات یا جذبات کیوں بدل جاتے ہیں۔"زرش اپنے سوال پر واپس آئی تھی۔

"کیونکہ وقت اور حالات بدل چکے ہوتے ہیں۔" اوہان نے واپس چلتے ہوئے کہا۔ اور زرش نے ناراضگی سے اسکی پشت کو دیکھا کوئی جو جواب سید ھا دے دے اور اسی کے ساتھ دوبارہ چل پڑی۔ دور کہیں سورج کی روشنی مدھم سے مدھم ہو رہی تھی۔

"لیکن کیوں؟" زرش نے ابھی بھی ہار نہ مانی تھی۔

"کیمسٹری کی اسٹوڈنٹ ہونا۔ تو اتنا تو پتہ ہی ہو گا کہ اس دنیا میں کچھ بھی سٹیڈی سٹیٹ(steady state) میں نہیں ہوتا سب ان-سٹیڈی سٹیٹ(unsteady state) میں ہوتا ہے۔ کوئی بھی ری ایکشن صرف کونسٹنٹس کے ساتھ نہیں ہوتا، ویری ایبلز کا ہونا لازمی ہے۔ فزکس میں تم نے کوریلیشنز بھی پڑھے ہیں وہ بھی ویری ایبلز کی وجہ سے ہی ہوتے ہیں۔ کچھ نیا یا اوپٹیمائزڈ حاصل کرنے کے لیے ویری ایبلز کی ویری ایشن ضروری ہے۔ میتھس میں بھی...."

www.novelsclubb.com

"میں نے آپ کو مجھے سائنس پڑھانے کو نہیں کہا سیدھا سیدھا جواب دیں۔ یہ باتیں مجھے سمجھ نہیں آتیں۔" زرش اس کو بیچ میں ٹوک کر بولی تھی۔

"چچ! دی ٹاپر گرل کیا فایدہ اتنے نمبرز لینے کا جب یہ ہی پلے نہیں پڑتا۔ بھئ تم ٹاپرز سے اچھے تو ہم ایوریج اسٹوڈنٹس ہوتے ہیں...." وہ جوش سے بولتا ہوا زرش کے چہرے کے زاویے دیکھ کر رکا۔

"مختصراً یہ کہ "چینج" ہماری زندگی کا اہم ضابطہ ہے۔ کچھ بھی چینج کے بغیر نہیں ہوتا کچھ بھی۔" وہ تیزی سے بات کو بدلتے ہوئے بولا۔ اس بار زرش کچھ نہ بولی تو وہ مزید بولا۔

"تم خود سوچو۔ کیا تم خود پہلے جیسی ہو؟ دو سال پہلے کی زرش کو ذہن میں لاؤ اور اسکا موازنہ آج کی زرش سے کرو۔ کیا ان دونوں زرش کی ترجیہات اور جذبات پہلے سے ہیں؟" اوہان کے اس سوال پر زرش کچھ لمحوں بعد سادگی سے بولی۔

"نہیں!"

www.novelsclubb.com

"بس! کچھ بھی ایک سا نہیں رہتا۔ کوئی رہ سکتا ہی نہیں۔ ہمارے بی ہیو ئیورز نہ کونسٹنٹ ہوتے ہیں نہ کونسٹنٹ رہ سکتے ہیں۔ بالکل اسی طرح ہمارے جذبات اور ہماری ترجیہات کونسٹنٹ نہیں رہتی ہیں۔ یہ نیچر کا اصول ہے ہم اس کی نفی نہیں کر سکتے۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ وہ تو نہیں بدلا، وہ آج بھی پہلے جیسا ہے۔" اسکی بات پر زرش رکی اور کچھ سوچ کر بولی۔

"بالکل یہاں تو کچھ کونسٹنٹ نہیں ہوتا۔ یہاں تک کہ ہمارے ایمان کا لیول بھی کونسٹنٹ نہیں رہتا کبھی اپ کبھی ڈاؤن اور کبھی موڈریٹ۔" وہ گہری سوچ میں بولی تھی۔ اوہان مسکرایا۔

"اور ایک رسرچ سے ثابت ہے کہ اگر ہمارے بیو ئیورز ہمارا موٹی ویشن لیول کونسٹنٹ رہے تو ہم سائیکالوجیکلی پاگل ہو جائیں۔" اوہان کے اگلے انکشاف پر زرش کا منہ کھل گیا۔

"اب خود دیکھ لو چینج کتنا ضروری ہے ہمارے لیے۔"

www.novelsclubb.com

"ہمم! لیکن..." وہ مزید کچھ پوچھنا چاہتی تھی لیکن الفاظ نہیں مل رہے تھے۔

"لیکن یہ کہ چیلنج دو طرح کا ہوتا ہے۔ اور اسی بیہاف پر اس دنیا میں دو طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔ یا پازیٹیو یا نیگیٹو۔" اوہان اس کے کہے بغیر اسکی اگلی الجھن سمجھ گیا تھا۔

"یا نیوٹرل! جیسے ایسڈ، بیس اور نیوٹرل۔" زرش کے لقمہ دینے پر وہ ہنسا تھا اب وہ اسے کیمسٹری پڑھا رہی تھی۔

"نہیں میری نظر میں نیوٹرل کچھ نہیں ہے۔ لوگ یا پوزیٹو ہوتے ہیں یا نیگیٹو بس! جو لوگ خود کو نیوٹرل ثابت کرتے ہیں میری نظر میں یا تو وہ اتنے بزدل ہوتے ہیں کہ پوزیٹو کے ساتھ کھڑے نہ ہو سکیں یا اتنے ڈرپوک ہوتے ہیں کہ دنیا کی نظروں میں نیگیٹو کہلوائے جانے سے ڈرتے ہیں۔" اوہان نے ایک نظر ان تین بچوں کو دیکھ کر لاپرواہی سے کہا۔

www.novelsclubb.com

"ان ڈائریکٹلی آپ انہیں منافق کہہ رہے ہیں۔" زرش کی بات پر وہ پھر سے ہنس دیا۔

"کچھ بھی سمجھ لو!" وہ کندھے اچکا کر بولا تھا۔ زرش کو اسکی بات پسند نہیں آئی۔ وہ بھی تو نیوٹرل ہو کر رہنا چاہتی تھی۔

"بہت سے لوگ جو غلط کرتے تو نہیں ہیں لیکن غلط کو برا بھی نہیں جانتے وہ اپنے نیوٹرل ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ میری نظر میں یہ منافقت ہی ہے۔" اوہان کی بات پر زرش نے سر کو اثبات میں ہلایا۔ اسے یاد آیا تھا بنی اسرائیل کے لوگوں کا واقعہ، جن میں سے ایک گروہ ایسا تھا جو مچھلی خود تو نہیں پکڑتے تھے پر وہ ہفتے کو مچھلی پکڑنے والے گروہ کو روکتے بھی نہیں تھے۔ پھر جب عذاب آیا تھا تب یہ دونوں گروہ زد میں آئے تھے۔

www.novelsclubb.com

"تقریباً ہر خاندان میں ایک ایسا فرد ضرور ہوتا ہے جس کے پاس خاندان کی اتھارٹی ہوتی ہے۔ خاندان کے تمام افراد اسکی ہر بات مانتے ہیں یا اس لیے کہ وہ انکا بزرگ

ہے یا اسلیے کہ وہ امیر ہے اور ان کے لیے فائدے مند، یا کچھ عزت بہت کرتے ہیں۔ وہ چاہے غلط بات یا غلط فیصلہ کرے تو بھی سر جھکا کر مان جاتے ہیں تا کہ اسے برا نہ لگے۔ کسی فرد کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہو تو کوئی دوسرا نہیں بولتا۔ دل میں سب جانتے ہوتے ہیں کہ یہ غلط ہے پر بظاہر ہمت کسی میں نہیں کہ اسے روک سکے یا اسے غلط کہہ سکے۔ لیکن پھر ایسے لوگ بعد میں ہمدردی دکھا رہے ہوتے ہیں کہ ہم بے بس تھے؟ بے شک وہ بے بس ہوتے ہیں لیکن اگر وہ اسے روکنا تو دور غلط کہنے کی بھی ہمت نہیں رکھتے تو وہ بھی زیادتی کرنے والے کے ساتھ برابر کے شریک ہوئے۔ وہ اپنے نیوٹرل ہونے کا دعویٰ نہیں کر سکتے، وہ اب پازیٹو نہیں رہے وہ اب نیگیٹو ہیں۔" اس بات میں اوہان کا اشارہ بڑے ابا اور نسیم دادی کی طرف تھا زرش سمجھ گئی تھی۔ پچھلے کئی برسوں سے بے شمار غلط فیصلے وہ کر چکے تھے جن پر پورے خاندان نے خاموشی سے سر جھکایا تھا۔ نسیم دادی تو اب زندہ نہیں تھیں لیکن بڑے ابا کے آگے آج بھی بولنے کی ہمت کسی کی نہ تھی۔

"برائی سے رکنا ہی نہیں بلکہ برائی کو روکنا بھی ضروری ہے۔" زرش سمجھنے کے انداز میں سر ہلا کر بولی تھی۔ اوہان نے اسکی بات پر مسکرا کر اسکے سر پر ہلکی سی چپت لگائی تو وہ بھی مسکرادی۔ واک ٹریک پر اپنے دھیان میں چلتے اوہان سے کوئی زوردار طرح سے ٹکرایا۔

"اوہ سوری!" اوہان جلدی سے پیچھے ہوتے ہوئے بولا۔ زرش نے اس شخص کی جانب دیکھا جس نے بلیک ٹراؤزر شرٹ پہنا ہوا تھا۔ اور چہرہ ہڈ کی وجہ سے چھپا ہوا تھا۔

"اٹس اوکے!" وہ عجلت میں کہتا آگے بڑھ گیا اور زرش کی دنیا رک گئی۔ اس نے گردن موڑ کر اس شخص کی پشت کو دیکھا جو تیزی سے آگے کو بڑھ رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"میرا نہیں خیال کہ بحیثیت انسان آپکو غلامی قبول ہو گی۔" کسی کا بہت پہلے کا کہا گیا جملہ اسکی سماعت میں گونجا تھا وہ بغیر پلکیں جھپکے اس شخص کی پشت کو دیکھے گئی جو

تیزی سے چلتا ہوا پارک کے گیٹ پر چند لمحوں کے لیے رکا (جیسے پلٹ کر دیکھنا چاہتا ہو) لیکن پھر بغیر پلٹے باہر نکل گیا۔

"مغرب ہونے والی ہے ہمیں اب چلنا چاہیے۔" ڈوبتے سورج کو دیکھتے اوہان کی آواز اسے چونکا گئی۔

"ہاں؟"

"آؤ بچوں کو بلاتے ہیں۔ باتوں میں پتہ ہی نہیں چلا دیر ہو گئی۔" اوہان کہتا ان تینوں کی طرف بڑھ گیا۔ زرش نے ایک نظر گردن پھیر کر خالی گیٹ کی جانب دیکھا اور اوہان کے پیچھے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی غائب دماغی سے چل دی۔

••••••••••••••••••••••••••••

www.novelsclubb.com

(انشاءاللہ باقی اگلے ہفتے)